



MONTHLY
HUMAN RIGHTS WATCH
LAHORE

ماہنامہ
ہیومن رائٹس واچ
لاہور

اپریل 2024ء سے مسلسل اشاعت 2010ء
ABC
CERTIFIED





GRAND OPENING

AYESHA NOOR LUXURY COLLECTION

ALL LUXURY CLOTHING IN
ONE FRAME BE EXPLORED

ENTIRE STOCK

20%
OFF

+92 300 7577758

Ayeshanooronline786@gmail.com



اپریل 2024ء

1

ہیومن رائٹس واچ



ٹیبلنگ ایڈیٹر

نعیم اختر

ایڈیٹر

عمارہ جہانزیب

چیف ایڈیٹر

غلام مصطفیٰ چوہدری

جوائنٹ ایڈیٹر

نزهت عروج بیگ، مہوش انور

ڈپٹی ایڈیٹر

چوہدری محمد عبداللہ

ایگزیکٹو ایڈیٹر

ایم نصیر بیگ

چیف فوٹو گرافر

عبدالرشید لودھی

شوہز ایڈیٹر

عزیز شیخ

اسسٹنٹ ایڈیٹر

بشری رضوان / شگفتہ سمن

مشاورتی بورڈ

- قیوم نظامی • کاشف بشیر خان
- ضمیر آفاق • سبحان عارف صہبائی
- قیصر علیخان لودھی • عبدالعزیز
- ڈاکٹر محمد انور امین • صنم خان

قانونی مشیر

- میاں محمد بشیر • ایڈووکیٹ سپریم کورٹ
چیف ایگل ایڈوائزر
- عظیم اعجاز • ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
ایگل ایڈوائزر
- فیاض احمد ملک • ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
ایگل ایڈوائزر

قیمت اندرون ملک

100/- روپے فی شمارہ

قیمت بیرون ملک

فی شمارہ

- امریکہ 4 ڈالر • برطانیہ 2 پونڈ
- کینیڈا 4 ڈالر • یورپین ملک 3 یورو
- سعودی عرب 10 ریال • متحدہ امارات 10 درہم

اس شمارے میں

- اداریہ
- ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی کے محرکات
- محمد کامران ظفر (چیئر مین کیسپر گروپ آف کمینیز) کی گفتگو
- درکنگ وین کے مسائل اور ضرورتیں
- آبادی پاکستان کیلئے خطرے کی گھنٹی
- شکارن (افسانہ)
- قدر رکھو۔۔۔ کیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں!
- تعلیم اور اس کے مسائل
- بچوں کا پاکستان
- جلتے ہوئے، اجڑے ہوئے کشمیر کو دیکھو
- دنیا کے خواتین
- ہیلتھ اینڈ فٹنس
- شوہز کی دنیا
- ادبی ورثہ
- سپورٹس
- خصوصی رپورٹس
- لوگ کیا کہتے ہیں؟
- انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں
- بین الاقوامی خبریں
- سوشل راولڈاپ

جنرل منیجر مارکیٹنگ

عمیر جٹ

سرکولیشن منیجر

علی امیر

کمپوزنگ

اختر شہزاد

آرٹ اینڈ ڈیزائننگ

ساجد مہتاب

انڈرٹن ملکنڈنگان (اعزازی)

- لاہور • عابد حسین ڈاکٹر محمد رفیق
- اسلام آباد • نعیمہ ناز
- راولپنڈی • ناصر محمود
- ملتان • چوہدری محمد الیاس بنو صدیقی
- کوٹ ادو • رانی وحیدہ ملک
- فیصل آباد • زاہد محمود
- سرگودھا • ثناء نصیر شیخ
- چنید • سیف علی خان
- بہاولپور • ذوالفقار علی
- بہاولنگر • ملک صفدر ضیاء
- ڈیرہ غازی خان • طیب فاروق
- صوبہ سندھ • دلاور خان قادری
- کراچی • محمد ندیم سلیمانی
- کوئٹہ • اعظم جان زکون
- پشاور • صاحبزادہ طالع سعید
- مظفر آباد • ڈاکٹر قمر تنویر

بیرون ملک نمائندگان

- منور علی شاہد..... یورپین ممالک
- مقصود قصوری..... آسٹریلیا
- محمد رضوان..... مشرق وسطیٰ

رابطہ آفس: 231/12 علامہ اقبال روڈ، مصطفیٰ آباد، لاہور (پاکستان)

Contact: 0336-0810800 Whatsapp: 0300-4539241



/HRWlahore



/humanrightswatchpk



/humanrightswatchmagazine

E-mail: humanrightswatchlhr@gmail.com, humanrightswatchpk@gmail.com

پبلشر مہوش مصطفیٰ چوہدری نے عکاظ پرنٹرز، فیروز پور روڈ لاہور سے چھپوا کر 231/12، علامہ اقبال روڈ لاہور (پاکستان) سے شائع کیا۔ نوٹ: ادارہ کا جملہ شائع شدہ مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے

ملکی معیشت اور عوام کے مسائل

پاکستان کی معیشت کی خراب صورتحال سے کوئی بھی شہری لاعلم نہیں، معیشت کی خرابی کی ایک بڑی وجہ ملک میں سیاسی عدم استحکام بھی ہے۔ ملک کی معیشت کی پرواہ کیے بغیر احتجاجی مظاہرے، جلسے جلوس، گھیراؤ اور دھرنوں کی سیاست سے کاروباری سرگرمیاں شدید متاثر ہوتی ہیں۔ اس طرح کے حالات میں سرمایہ کاری اور معاشی استحکام تو ایک خواب بن رہا ہے۔ نو منتخب حکومت کو بھی ملک کو درپیش مسائل کا یقیناً ادراک ہے۔ اس سلسلے میں موجودہ حکومت نے عالمی مالیاتی اداروں کے ساتھ مثبت پیش رفت کی ہے۔ ایشیائی ترقیاتی بینک نے اپنی سالانہ آؤٹ لک رپورٹ میں کہا ہے کہ آئندہ مالی سال پاکستان میں مہنگائی کی شرح 25 فیصد سے کم ہو کر 15 فیصد تک جائے گی۔ جو کہ مہنگائی کی کمی کے بارے میں اچھی خبر ہے۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کا اپنی رپورٹ میں یہ بھی کہنا ہے کہ آئندہ مالی سال میں پاکستان میں مہنگائی کی شرح دنیا کے 46 ممالک میں سب سے زیادہ ہوگی۔ رپورٹ کے مطابق اقتصادی اصلاحات پاکستان کی معیشت کی بحالی کے عمل کو مستحکم بنانے کیلئے اہم ہوں گی۔

ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مالی سال 2023ء میں مہنگائی کی شرح 29.2 فیصد تک پہنچ گئی جو گزشتہ 50 برس کی بلند ترین سطح ہے۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس وقت پاکستان میں مہنگائی ایشیاء کے دیگر ممالک کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ پاکستان میں دس کروڑ کے قریب لوگ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ عالمی بینک نے بھی اپنی رپورٹ میں خدشہ ظاہر کیا ہے کہ مزید ایک کروڑ افراد غربت کی لکیر سے نیچے جاسکتے ہیں۔ عالمی بینک کا کہنا ہے کہ پاکستان میں غذائی عدم تحفظ میں اضافہ جبکہ تعلیم اور صحت کی سہولیات کی فراہمی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ رپورٹ میں ملک کے کئی اضلاع میں شدید غذائی عدم تحفظ بڑھنے کا بھی اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں غریب گھرانوں کا 50 فیصد بجٹ خوراک پر خرچ ہو جاتا ہے اس لیے غذائی مہنگائی غریب گھرانوں کو زیادہ متاثر کر رہی ہے۔

ایشیائی ترقیاتی بینک اور عالمی بینک کی رپورٹس اتنی حوصلہ افزا تو نہیں مگر پاکستان کے پاس قدرتی وسائل کی کمی نہیں۔ جذبہ حب الوطنی کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ بدانتظامی، بے ایمانی اور رشوت کے خاتمے کی اشد ضرورت ہے۔ غیر ترقیاتی اخراجات کا خاتمہ کر کے تمام وسائل غریب عوام کی فلاح و بہبود اور معاشی استحکام لانے پر استعمال کر کے ملک کو معاشی بحران سے نکال کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن کیا جاسکتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ کے ساتھ ساتھ بجلی اور گیس کے بے تحاشہ بلوں نے عوام کا جینا دو بھر کر رکھا ہے۔ عوام کا سب سے بڑا مطالبہ اس وقت مہنگائی اور بجلی و گیس کے بلوں میں کمی ہے۔ جس پر حکومت کو فوری توجہ دینی چاہیے۔ موجودہ حکومت نے انتخابات میں غریبوں کو بجلی گیس کے بلوں میں کمی لانے اور مہنگائی پر قابو پانے کے وعدے بھی کیے تھے لہذا موجودہ حکومت کو عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کرنے کیلئے ہر ممکن اقدامات کرنے چاہیں۔ مزید یہ کہ مہنگائی کی شرح میں کمی یقینی بنانے اور بجلی اور گیس کے بلوں میں کمی لانے کے علاوہ روزگار کے مواقع بھی پیدا کیے جائیں تاکہ غریب عوام مسائل کی دلدل سے نکل سکیں۔



منظر نامہ

قیوم نظامی

qayyumnizami@gmail.com

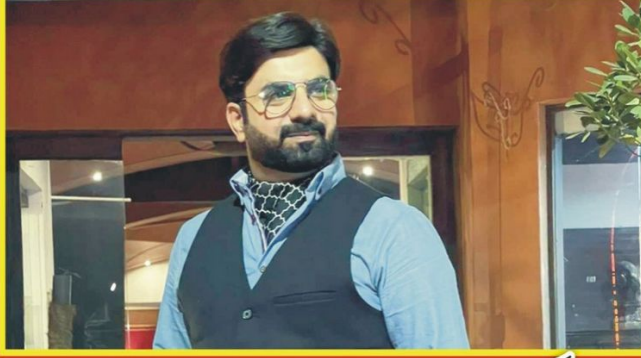
اسے ایک ماہ کے لیے ملتوی کرنے کے لیے کہا گیا۔ میں نے کردی جب تیسری بار ملتوی کرنے کے لیے کہا گیا تو میں نے شاہ فیصل کو خط لکھا انہوں نے مجھ سے اتفاق کیا کہ اسلامی سربراہی کانفرنس فروری میں ہوگی اور مزید التوا نہیں ہوگا۔ اس کانفرنس کے بعد یا سرعرات نے اقوام متحدہ میں خطاب کیا اور تنظیم آزادی فلسطین کو تسلیم کیا گیا۔ میں اپنا مشن پورا کر کے رہوں گا اللہ تعالیٰ نے مجھے صلاحیت دی ہے کہ میں ملک کی خدمت کروں۔ میں نے عورتوں مزدوروں کسانوں کو آزادی دلائی اور اجارہ داری ختم کی۔ اس طرح مشن کا پہلا حصہ مکمل ہو گیا ہے۔ جب امریکہ اور اس کے پاکستان میں سہولت کار سیاسی میدان میں ذوالفقار علی بھٹو کا مقابلہ نہ کر سکے اور 1977 کے انتخابات ہار گئے تو سکرپٹ کے مطابق بھٹو حکومت کے خلاف پہلے دھاندلی اور بعد میں نظام مصطفیٰ کے نام پر تحریک چلائی گئی جو کامیاب نہ ہو سکی اور جنرل ضیا الحق نے منصوبے کے مطابق بھٹو حکومت کا تختہ الٹ کر پاکستان پر مارشل لاس مسلط کر دیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کے مخالفین سیاسی مذہبی جماعتیں جاگیر دار تاجر صنعت کار جنرل ضیا الحق کے اتحادی بن گئے۔ ذوالفقار علی بھٹو کو قتل کے مقدمے میں ملوث کیا گیا اور ججوں پر دباؤ ڈال کر ذوالفقار علی بھٹو کو سزائے موت دلائی گئی۔ اور 4 اپریل 1979 کو انہیں پھانسی دے دی گئی اور اس طرح امریکہ بھٹو کو عبرتناک مثال بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ بھٹو آج بھی تاریخ کے سینے اور عوام کے دلوں میں زندہ ہے۔ سپریم کورٹ نے بھٹو کے مقدمے پر نظر ثانی کرنے کے بعد تسلیم کیا ہے کہ بھٹو کو آئین اور قوانین کے مطابق شفاف اور آزاد ٹرائل کا حق نہیں دیا گیا تھا۔ افسوس سامراجی ممالک پاکستان کو کالونی کی طرح چلا رہے ہیں۔ پاکستانی قوم اگر متحد ہو جائے تو بیرونی مداخلت کو ختم کر کے ریاست کی خود مختاری کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔



پاکستان اہم جغرافیائی حیثیت کا حامل ہے۔ اگر اسے نقصان پہنچا تو بہت سے عرب ملکوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے جن میں متحدہ عرب امارات سعودی عرب اور اومان وغیرہ شامل ہیں۔ سازشی عناصر مجھے ہٹانا چاہتے ہیں۔ وہ پاکستان کی معیشت کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ایک ملک موجودہ تحریک کے لیے بھاری رقم خرچ کر رہا ہے۔ ہاتھی نے بیت نام اور مشرق وسطیٰ پر ہمارے موقف کو تسلیم نہیں کیا۔ یہ ہاتھی مجھ سے ناراض ہے۔ اس کا واسطہ بندہ صحرا سے آن پڑا ہے۔ ہم نے عربوں کو ہتھیار سپلائی کیے۔ ہمارا سپاہی اسلام کا سپاہی ہے۔ ہم نے ایٹمی پلانٹ کے سلسلے میں قومی مفاد کے مطابق موقف اختیار کیا ہے۔ ملک میں غیر ملکی کرنسی پانی کی طرح بہانی جا رہی ہے۔ کراچی میں ڈالر چھ روپے کا ہو گیا ہے۔ لوگوں کو آذان دینے کے لیے رقم دی گئی اور جیل جانے کے لیے رشوتیں دی گئیں۔ میں عوام کو بتانا چاہتا ہوں میرا قصور اور جرم کیا ہے جس کی وجہ سے میرے خون کے پیاسے ہیں۔

ہاتھی کا حافظہ بہت تیز ہے۔ عوام جانتے ہیں دنیا میں چند اہم ہاتھی ہیں۔ چین کے ایک ہاتھی سے بڑے اختلافات تھے۔ یہ وقت تھا جب چین کا نام لینا بھی جرم تھا۔ چین سے تعلقات کو بہتر بنانے کے عمل کو نقصان پہنچایا گیا۔ قائد اعظم سے لے کر اب تک ہر حکومت نے عربوں کی حمایت کی۔ میری حمایت صرف زبانی نہیں تھی ہم نے عربوں کی فوجی حمایت کی۔ آخر سارا نزلہ ذوالفقار علی بھٹو پر ہی کیوں گر رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہاتھی کا حافظہ بڑا تیز ہوتا ہے۔ اس کو معلوم ہے میں پاکستان کے استحکام کا ستون ہوں۔ اس لیے وہ مجھے ہٹانا چاہتے ہیں۔ میں نے جب اسلامی سربراہی کانفرنس بلائی تو

ذوالفقار علی بھٹو جنرل ایوب خان کی کابینہ میں وزیر خارجہ تھے۔ انہوں نے پاکستان کی آزاد خارجہ پالیسی کی بنیاد رکھی۔ وہ پاک چین دوستی کے بانی تھے عالم اسلام اور دنیا کے انقلابی لیڈروں کے ساتھ بھٹو کے باہمی احترام کے تعلقات تھے۔ بھٹو سوشلسٹ نظریات کے حامل لیڈر تھے۔ انہوں نے چین کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کیے۔ روس سے پاکستان کی پہلی سٹیل ملز کے لیے مشینری لی۔ وزیر اعظم پاکستان کی حیثیت سے انہوں نے لاہور میں کامیاب اسلامی سربراہی کانفرنس کرائی جس کا مقصد اسلامک بلاک بنانا تھا۔ بھٹو نے دولت مشترکہ اور سیٹو معاہدے سے علیحدگی اختیار کر لی۔ امریکہ بھٹو کو اپنے قومی مفادات کے لیے خطرہ سمجھتا تھا اور ان کو طویل عرصے سے فالو کر رہا تھا۔ امریکی سی آئی اے نے بریگیڈیئر ضیا الحق کی تربیت کی اور اسے وزیر اعظم بھٹو کو خوشامد سے رام کرنے کے گر سکھائے تاکہ وہ پاکستان کا آرمی چیف بن کر جنوبی ایشیا میں امریکی مفادات کا دفاع کر سکے۔ 1977 کے انتخابات سے پہلے امریکہ نے اپوزیشن جماعتوں کو پی این اے کے پلیٹ فارم پر جمع کر دیا۔ امریکہ نے اپنے سیکرٹری آف سٹیٹ ہنری کسنجر کے ذریعے بھٹو کو عبرتناک مثال بنانے کی دھمکی دلائی اور ان پر پاکستان کا نیوکلیئر پروگرام بند کرنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ بھٹو قوم پرست محب الوطن لیڈر تھے وہ امریکی دباؤ میں نہ آئے۔ بھٹو نے پی این اے کی تحریک کے دوران 28 اپریل 1977 کو پارلیمنٹ سے تاریخی خطاب کیا اور عوام کو ان محرکات سے آگاہ کیا جن کی وجہ سے امریکہ ان کے خون کا پیاسا ہو چکا تھا۔ موجودہ بحران بین الاقوامی سازش کا نتیجہ ہے۔ آج



محمد کامران ظفر (چیرمین کیسپر گروپ آف کمپنیز) سے خصوصی بات چیت

محمد کامران ظفر ممتاز کاروباری شخصیت اور کیسپر گروپ آف کمپنیز کے چیرمین ہیں، ان کی محنت اور صلاحیتوں کی بدولت کیسپر گروپ آف کمپنیز کا دائرہ کار عالمی سطح تک پھیلا ہوا ہے۔ اس وقت ان کا لاجسٹک ایسوسی ایٹ نیٹ ورک دنیا کے 102 ممالک میں موجود ہے۔ انہوں نے آئی سی ایس تک تعلیم ساہیوال کے تعلیمی اداروں سے حاصل کی۔ پھر کامیٹس یونیورسٹی سے سافٹ ویئر کی ڈگری حاصل کی۔ بعد ازاں نیشنل یونیورسٹی فاسٹ سے انہوں نے بزنس ایڈمنسٹریشن کی تعلیم مکمل کی، وہ کاروباری شخصیت کے علاوہ خاص سماجی حیثیت بھی رکھتے ہیں۔ ان کا تعلق آرائیں فیملی سے ہے اور وہ اس وقت آل پاکستان آرائیں ایسوسی ایشن کے چیرمین کے طور پر بھی اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

ترتیب و اہتمام غلام مصطفیٰ چوہدری

چڑھ کر حصہ لیتا رہا پھر میں نے نیشنل یونیورسٹی فاسٹ سے بزنس ایڈمنسٹریشن کی تعلیم حاصل کی۔
سوال: آپ نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کاروباری شعبہ کا انتخاب ہی کیوں کیا اس کی کیا وجہ تھی؟
جواب: میں کاروبار کے اس مقام پر بڑی جدوجہد سے پہنچا ہوں میں نے اپنی شروعات ایک جرمن کمپنی میں جاب کر کے کی تھی پھر میں نے اس کے بعد ایک سری لنکن بزنس کمپنی میں ملازمت کی اس کمپنی میں جاب کے دوران مجھے کئی شعبوں میں کام کرنے کا موقع ملا جس سے کاروبار کے متعلق بہت کچھ جان پایا اور ان کمپنیوں میں ملازمت کے دوران مجھے بہت اعتماد ملا میرے دل میں

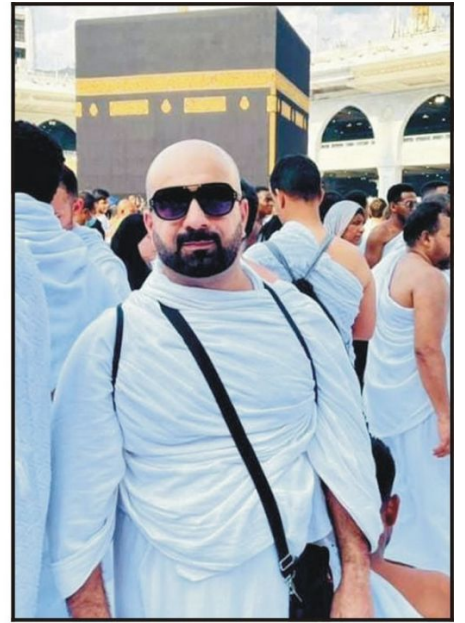
ہوں کہ انہوں نے مجھے موقع فراہم کیا کہ میں ان کے قارئین تک اپنے خیالات اور تجربات پہنچا سکوں میرا تعلق ساہیوال کے ایک نواحی گاؤں کی ایک آرائیں فیملی سے ہے میرا گھرانہ ایک ادبی گھرانہ جانا جاتا ہے میرے دادا صاحب علامہ اقبال کے قریبی شاگرد تھے انہیں علامہ اقبال سے بہت کچھ سیکھنے اور قربت کا موقع ملا وہ ایک خطاط لکھاری اور درس و تدریس سے منسلک تھے میرے والد صاحب کا بھی تعلق درس و تدریس سے تھا ہم دو بھائی اور دو بہنیں ہیں میں نے میٹرک اور آئی سی ایس کا امتحان ساہیوال کے تعلیمی اداروں سے پاس کیا پھر میں نے سافٹ ویئر انجینئرنگ کی ڈگری کامیٹس (COMSATS) یونیورسٹی لاہور سے حاصل کی اس کے ساتھ ساتھ میں ہم نصابی سرگرمیوں میں بھی بڑھ



انٹرویو

شبانہ جبین

محمد کامران ظفر چیرمین کیسپر گروپ آف کمپنیز کی ماہنامہ ہیومن رائٹس وائچ سے ہونیوالی خصوصی اور معلوماتی بات چیت قارئین کیلئے پیش کی جا رہی ہے۔
سوال: سب سے پہلے آپ ہمارے قارئین کو اپنی ذاتی زندگی بشمول آپ کا تعلق کس گھرانے سے ہے اور اپنے تعلیمی سفر کے بارے میں بتائیں؟
جواب: سب سے پہلے بطور چیرمین کیسپر گروپ آف کمپنیز میں ماہانہ ہیومن رائٹس وائچ کا بے حد مشکور



آزما ہو کر ہی کامیابی کی طرف گامزن ہوتا ہے ایسے ہی میرے ساتھ بھی ہوا مجھے بھی اپنے کاروبار کے آغاز میں کئی مشکلات درپیش آئیں آغاز میں تو بینکوں میں ہی کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑا ہوا اور وقت کے ساتھ ساتھ میں نے ان تمام سامنے آنے والی مشکلات پر قابو پا لیا اور اب ہم لاجسٹک فارورڈنگ کمپنیوں کو مشاورت بھی مہیا کر رہے ہیں۔ ترسیلات زر کا مسئلہ بہت اہم ہوتا ہے جو ایمپورٹرز، ایکسپورٹرز اور لاجسٹک فارورڈنگ کمپنیوں کو اکثر درپیش ہوتا ہے۔ اس بارے ہم اب مشاورت بھی دے رہے ہیں۔ فنانشل ایڈیٹرز اور فنانشل سیکورٹی گورنمنٹ کے متعلقہ اداروں کے متعلقہ ہے ان معاملات کے بارے میں دشواریاں آتی رہتی ہیں جن کے لیے گورنمنٹ سے درخواست ہے کہ اس بارے میں سپورٹنگ قوانین وضع کیے جائیں تاکہ کاروباری حضرات کی مشکلات میں کمی واقع ہو سکے۔



ہوئے مقام تک پہنچانا ہوتا ہے اس کے لیے جو ذرائع نقل و حمل استعمال کیے جاتے ہیں وہ لاجسٹک یا فارورڈنگ کمپنیوں کے مہیا کردہ ہوتے ہیں۔ ہماری ٹریڈ فارورڈنگ کمپنی اپنے تمام ایمپورٹرز اور ایکسپورٹرز حضرات کو شپنگ سروسز مہیا کرتی ہے، ہمارا ادارہ کسی بھی ملک سے خریدا گیا سامان تمام مراحل طے کر کے کسٹمرز تک باحفاظت پہنچاتا ہے یہ تمام پراسس شپنگ، لوڈنگ، ان لوڈنگ، کسٹم کلیئرنگ اور کسٹمرز تک ان کا سامان لوڈ کر کے پہنچانا ہمارے ادارے کی ذمہ داری ہوتی ہے اس کو ڈور ٹو ڈور ڈیلیوری سروس بھی کہتے ہیں علاوہ ازیں ہمارا ادارہ تمام کمپنیوں کو ایمپورٹ ایکسپورٹ کے بارے میں فری مشاورت بھی مہیا کرتا ہے اور ایمپورٹ ایکسپورٹ کی متعلقہ تمام ٹیکنالوجیز کے بارے میں آگاہی بھی دی جاتی ہے ان میں پورٹ ٹو پورٹ اور ڈور ٹو ڈور سروسز بھی شامل ہوتی ہیں یہ تمام کام لاجسٹک کمپنیوں کے متعلق ہوتا ہے مگر اب لاجسٹک کمپنیاں بینکوں کے معاملات ایل سی اور الیکٹرانک فارم (Financial Instrumental Form) کے بارے میں بھی سہولتیں فراہم کر رہی ہیں اب ہم نے کسٹمر کو مکمل ٹریڈنگ کی سہولیات بھی مہیا کرنا شروع کر دی ہوئی ہیں۔

سوال: آپ کو کاروبار کے آغاز میں کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور ان مسائل پر آپ نے کیسے قابو پایا؟
جواب: ہر بزنس مین کو اپنے کاروبار کے آغاز میں مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ ان مسائل سے نبرد

اپنا کاروبار شروع کرنے کی خواہش تو کافی دیر سے پنپ رہی تھی اس کے لیے وسائل تجربہ اور اعتماد بھی ضروری تھا جب میرے پاس کاروبار کے متعلق علم اور اعتماد آ گیا تو میں نے فیصلہ کیا کہ اپنا کاروبار شروع کروں اس کے لیے وسائل کا بندوبست بھی اللہ کے کرم سے ہو گیا اور اس طرح میں نے اپنے ذاتی کاروبار کا آغاز کر دیا

سوال: آپ کا کاروبار کس نوعیت کا ہے اس کے بارے میں ہمارے قارئین کو تفصیل سے آگاہ کیجئے؟

جواب: کیسپر گروپ آف کمپنیز کی شروعات بنیادی طور پر ایک لاجسٹک کمپنی جس کو نقل و حمل (ٹریڈنگ فارورڈنگ) بھی کہتے ہیں اس کا بنیادی مقصد بیرون ممالک سے سامان لانا اور پاکستان سے دوسرے ملکوں تک سامان پہنچانا ہوتا ہے ہمارا مقصد ایک خریدار اور فروخت کنندہ کا سامان ان کے کلائنٹ کے بتائے





ایکسپورٹ اور کسٹم کے متعلق مسائل میں کمی آسکتی ہے اس کے لیے مناسب قوانین اور پالیسیاں بنانا بہت ضروری ہیں اس سے نہ صرف کاروباری طبقہ کی مشکلات کم ہوں گی بلکہ ملک کی معاشی ترقی میں بھی اضافہ ہوگا۔

سوال: حکومت کا یہ کہنا ہوتا ہے کہ کاروباری طبقہ سے مطلوبہ ٹیکسز، محصولات نہیں ملتے جبکہ کاروباری طبقہ حکومت کی جانب سے ملنے والی سہولیات پر مطمئن نظر نہیں آتا، اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: میں اس سوال پر بھی آپ کا مشکور ہوں یہ انتہائی ضروری سوال ہے یہ بات دونوں طرف درست ہے کہ جہاں حکومت کہتی ہے کہ کاروباری طبقہ ہمیں ٹیکس نہیں دیتا وہاں کاروباری طبقہ بھی یہ شکایت کرتا ہے کہ حکومت ہمیں سہولیات نہیں دیتی اس کا حل یہ ہے کہ ہمیں موجودہ قوانین پر نظر ثانی کرنی چاہیے موجودہ رولز سے امپورٹرز کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہے بینکوں کے قوانین بھی بہت پیچیدہ ہیں جن سے مسائل پیدا ہوتے ہیں، برنس کمیونٹی کی طرف سے عرصہ سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ مشکلات پیدا کرنے والے قوانین پر نظر ثانی کی



ممالک میں نیٹ ورک ہے جو بڑی کامیابی سے چل رہا ہے اس نیٹ ورک کو کامیاب بنانے کے لیے ہم نے چیک سسٹم کو مضبوط رکھا ہوا ہے اور جہاں پروسس ایڈجسٹ یا دوسرا کوئی مسئلہ آتا ہے اس کے ذمہ دار کو ہم اپنے نیٹ ورک سے ڈراپ کر دیتے ہیں اور ان اصولوں اور سختی کی وجہ سے آج کیسپر گروپس آف کمپنیز دنیا کے مختلف ممالک میں اپنی کاروباری سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

سوال: سماں برنس کی کامیابی اور ترقی کے راستے میں کس طرح کی مشکلات درپیش ہوتی ہیں اور ان مسائل کو کیسے دور کیا جاسکتا ہے نیز کاروباری ترقی کے لیے کون سی اصلاحات اور حکومتی تعاون کی ضرورت ہے؟

جواب: سماں برنس اور دیگر کاروبار کے آغاز میں یقیناً کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن میں فنانشل سیکیورٹی، برنس سیکیورٹی اور دیگر فنانشل معاملات کے بارے میں مسائل میں شامل ہیں جن کا تذکرہ بہت ضروری ہے حکومت کو ایسے قوانین بنانے چاہیں جس سے کاروباری طبقہ کو درپیش سیکیورٹی اور فنانشل مسائل پر قابو پایا جاسکے، مزید یہ کہ برنس کمیونٹی اپنے سرمائے اور کاروبار کو مکمل محفوظ تصور کر سکے، علاوہ ازیں سٹیٹ بینک اور دیگر بینکوں میں بھی کاروباری طبقہ کے لیے کئی دشواریاں ہیں جن کو دور کرنا اشد ضروری ہے انہی مسائل کی وجہ سے سینکڑوں کنٹینرز اب بھی پورٹ میں کھڑے ہیں جن کی ترسیل زر اور دیگر واجبات بھی کلیئر ہیں مگر یہ کنٹینرز پورٹ پر ہولڈ ہوئے ہیں جس کی وجہ سے کاروبار کو بھاری نقصان ہو رہا ہے اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے ضروری ہے کہ جو با اختیار افسران و شخصیات ہیں وہ ٹیکو کریٹ ہونے چاہیے جن کو تمام مسائل اور ان کو حل کرنے کے بارے میں مکمل آگاہی ہو جس سے امپورٹ

سوال: آپ نے اپنا کاروبار چھوٹی سطح سے شروع کیا اور اب آپ کا کاروبار ماشا اللہ گلوبل سطح پر پھیلا ہوا ہے آپ کے اس کاروباری ترقی کے پیچھے کیا عوامل کارفرما ہیں؟

جواب: آپ کا یہ سوال بڑا ہے اور دلچسپ ہے ہم نے اپنا کاروبار 2009 میں شروع کیا میرے دماغ میں آیا کہ ایک کمپنی کیسپر بنا کر اس کو بہت آگے لے کر جانا ہے تو میں نے اس کا آغاز 2009 میں رمضان المبارک کے مہینہ میں باقاعدہ طور پر کیا شروع میں فنانشل مسائل اور فنانشل سیکیورٹی کی دشواریوں کا بھی سامنا کرنا پڑا مگر ہماری جدوجہد جاری رہی اور آہستہ آہستہ کیسپر کمپنی کے ممبران بھی بڑھتے گئے اور ہماری کمپنی کا شمار پاکستان کی کامیاب کاروباری کمپنیوں میں ہونے لگا پھر ہم نے اپنے کاروبار کا دائرہ کار پاکستان کے باہر ممالک تک بڑھانے کا فیصلہ کیا اور پہلا ہمارا کسٹمر دبئی میں رجسٹر ہوا اور اس میں ہمیں بہت کامیابی نصیب ہوئی جس سے ہمارا حوصلہ بہت بڑا اور ہم نے ملائیشیا اور یو اے اے میں لاجسٹک گروپ کا باقاعدہ آغاز کیا اور پھر ہم نے اپنا ایسوسی ایٹ نیٹ ورک بنایا اور اس وقت ہمارا 102





ذات پات کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی اور خدمت انسانیت کو مقدم رکھا جاتا ہے میرا یہ عہد اور کوشش ہے کہ میں کیسپر گروپ آف کمپنیز کی جانب سے بھی زیادہ سے زیادہ کچی انسانیت کی خدمت کرتے ہوئے جہاں تک ممکن ہو ضرورت مندوں کے کام آسکوں، اس حوالے سے میرا دوسرے کئی فلاحی اداروں اور تنظیموں سے بھی رابطہ رہتا ہے اور ان تنظیموں کا میں حصہ بھی ہوں اسی طرح میرا ایک کافی بڑا سماجی حلقہ بھی ہے۔ مجھے سیر و سیاحت کا بھی بہت شوق ہے اور میں ٹورازم کی ترقی کے لیے بھی کوشاں رہتا ہوں آخر میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ کوئی بھی فلاحی کام کرنے سے جو سکون قلب ملتا ہے اس کی ایک خاص اہمیت ہے اس لیے کوشش یہی ہوتی ہے کہ سماجی اور فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکوں اور ضرورت مندوں کے کام آکر ان کی خدمت کر سکوں۔

سوال: آپ اپنے تجربے اور بطور کامیاب بزنس مین کے طور پر نوجوانوں کے لیے کوئی ایسا خاص پیغام دینا چاہیں گے جو ان کی کامیابی اور ترقی کے لیے مددگار ثابت ہو؟

جواب: میں ماہنامہ ہیومن رائٹس وائچ کی وساطت سے نوجوان قارئین کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ملک، قوم، مذہب اور اپنے آپ کے ساتھ مخلص ہوں جبکہ نوجوانوں کی ترقی اور کامیابی کے لیے میرا پیغام یہ ہے کہ ہمیشہ دیانت داری، لگن اور محنت سے ہی زندگی میں ترقی اور کامیابی نصیب ہوتی ہے جبکہ انہیں اصولوں پر عمل پیرا ہو کر کامیابی نوجوانوں کا مقدر ہو سکتی ہے۔

آخر میں ہیومن رائٹس وائچ میگزین کی ٹیم کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اپنے خیالات اور تجربات قارئین تک پہنچانے کا موقع فراہم کیا ایک بار پھر آپ کا بہت بہت شکریہ۔

کی ترقی کے لیے کن اقدامات کی ضرورت ہے؟

جواب: یہ سوال بھی بڑا اہم ہے اس میں دوسری رائے نہیں ہو سکتی کہ جب تک کاروباری شعبہ جدید تقاضوں کے مطابق اپنے کاروبار میں مہارت (سکلز) کا استعمال نہیں کرے گا وہ عالمی مارکیٹ میں اپنی جگہ نہیں بنا سکتا اس میں ہمارا تعلیمی سسٹم اور تعلیمی ادارے بہت اہمیت رکھتے ہیں ہمارے تعلیمی اداروں میں باقاعدہ جدید تقاضوں کے مطابق پروفیشنل تعلیم دی جانی چاہیے اور ان تعلیمی اداروں سے طالب علموں کو مکمل پروفیشنل تعلیم سے آراستہ کر کے کاروباری دنیا میں قدم رکھنے کی ترغیب دینی چاہیے لہذا پروفیشنل تعلیمی اداروں کو اپنے طالب علموں کو مکمل سکل فل (ماہر) بنانا ہوگا تعلیمی اداروں کا یہ بڑا اہم کردار ہے جن کو انہیں انتہائی مناسب طریقے سے نبھانا چاہیے تاکہ اس ملک اور قوم کو ماہر افراد میسر ہو سکیں۔

سوال: نوجوانوں کو کس طرح کاروبار کی طرف راغب کیا جاسکتا ہے اور وہ کیسے کامیاب بزنس مین بن سکتے ہیں؟

جواب: نوجوانوں کو کاروبار کی طرف راغب کرنے کے لیے ان کو کاروبار اور تجارت کی اہمیت سے آگاہ کرنا بہت ضروری ہے اس کے لیے ان کو کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بھی کاروبار اور تجارت کی اہمیت اور مقام کے بارے میں تعلیم دی جائے تو ہمارے نوجوانوں کا کاروبار کی طرف راغب کیا جاسکتا ہے جبکہ کامیاب بزنس مین بننے کے لیے نوجوانوں میں لگن ذمہ داری اور ایمانداری کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور اس سے ہی وہ کامیاب بزنس مین بن کر کاروباری دنیا میں اپنا مقام پیدا کر سکتے ہیں۔

سوال: کاروبار کے ساتھ ساتھ اگر آپ کی کوئی سماجی سرگرمیاں بھی ہیں تو ہمارے قارئین کو اس بارے میں بھی آگاہ کیجئے؟

جواب: میں کاروبار کے ساتھ سماجی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتا رہتا ہوں جیسا کہ میرا تعلق آرائیں فیملی سے ہے تو میں اس حوالے سے آل پاکستان آرائیں ایسوسی ایشن کا چیئرمین بھی ہوں جس کے پلیٹ فارم سے کئی طرح کی سماجی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں اس میں اہم بات یہ ہے کہ آل پاکستان آرائیں ایسوسی ایشن بلا تفریق سماجی اور فلاحی خدمات سرانجام دے رہی ہے جس میں



جائے مگر تا حال ایسا نہیں ہو سکا جبکہ ضرورت یہ ہے کہ ایسے قوانین بنائے جائیں جو کاروباری طبقہ کے لیے سہولیات فراہم کریں اور سپورٹنگ قوانین ہوں تاکہ کاروباری حضرات کو اپنے کاروباری معاملات کو چلانے میں دشواریوں کا سامنا نہ کرنا پڑے، اس کے ساتھ ہی کاروباری طبقہ کو بھی ایمانداری کے ساتھ حکومت کو ٹیکس دیتے ہوئے مکمل تعاون کرنا چاہیے اس سے ہی ملکی ترقی میں پیش قدمی ہو سکتی ہے۔

سوال: کیا کاروبار کی ترقی اور کامیابی کے لیے پروفیشنل تعلیم یافتہ افراد زیادہ موضوع ثابت ہوتے ہیں اور پروفیشنل ڈیولپمنٹ کے لیے کن کن اقدامات کی ضرورت ہے؟

جواب: یقینی طور پر پروفیشنل تعلیم یافتہ افراد ہی کاروبار کے لیے بے حد موضوع ہوتے ہیں ترقی یافتہ ممالک میں پروفیشنل تعلیم کو بہت ہی اہمیت دی جاتی ہے اور پروفیشنل ڈیولپمنٹ کے لیے نئے ماڈلز اور طریقوں پر عمل کیا جا رہا ہے بد قسمتی سے ہمارے ملک میں پروفیشنل تعلیم کے لیے مناسب ادارے موجود نہیں ہیں لہذا ہمارے ملک میں نئے پروفیشنل ڈیولپمنٹ کے ادارے قائم کرنے کے ساتھ ساتھ جو پہلے سے موجود ادارے ہیں ان کو جدید تقاضوں کے مطابق اپ گریڈ کیا جانا بہت ضروری ہے اس کے لیے پروفیشنل تعلیم یافتہ افراد پر مشتمل ایک ٹیم کا قیام بہت ضروری ہے جو پروفیشنل ڈیولپمنٹ کے لیے نئی مہارتوں اور ماڈلوں کے مطابق پروفیشنل تعلیم کے فروغ کے لیے معاون ثابت ہو سکیں۔

سوال: کاروباری شعبہ کو جدید تقاضوں کے مطابق چلانے کے لیے مہارت (سکلز) درکار ہوتی ہے یہ مہارت کیسے بڑھائی جاسکتی ہے مزید یہ کہ کاروباری شعبہ



ورکنگ ویمن کے مسائل اور ضرورتیں

آج ترقی کی جس معراج کو پا چکا ہے اس کی بنیاد زراعت کو کہا جاتا ہے۔ زراعت جس انسانی ترقی کی بنیاد بنی کرہ ارض پر اس کا آغاز عورتوں نے کیا تھا۔ زراعت کا آغاز تو عورت ذات نے کیا مگر مردوں نے زرعی عمل کے ارتقا کے دوران اس کا کردار بتدریج محدود کرتے ہوئے اسے زرعی پیداوار کے مصارف سے لاتعلقی کر دیا۔ اس کے بعد زرعی عوامل میں عورت کی محنت بیگار میں لیا گیا کام بن کر رہ گئی۔ عورت سے گھروں میں بیگار لیتے رہنے کے لیے اسے عزت و غیرت کے نام پر ہزاروں سال تک تعلیم کے حق سے محروم رکھا گیا۔ صنعتی انقلاب کے بعد جب دیہاتوں سے شہروں کی طرف ہجرت ہوئی تو عورت بھی اس نقل مکانی میں شامل ہوئی۔ دیہی سماج میں اگر عورت سے گھروں میں بیگار لی جاتی تھی تو صنعتوں میں ان سے کم اجرت پر وہ کام کروائے گئے جن کے لیے مردوں کو زیادہ معاوضہ دینا پڑتا تھا۔ اگرچہ عورتوں کو مردوں کی نسبت کم معاوضہ دے کر ان کا استحصال کیا گیا مگر کم اجرت لینے کے باوجود ان کا بیگار میں کام کرنے کا دور ختم ہو گیا۔ صنعتی انقلاب کے زیر اثر جو ارتقا ہوا اس کے نتیجے میں نہ صرف عورتوں کے لیے محنت کرنے کے

کی جائے کہ کام تو تمام عورتیں کرتی ہیں لیکن صرف چند ایک کو ہی ورکنگ ویمن کیوں کہا جاتا ہے اور ان ورکنگ ویمن کے کیا مسائل اور کونسی ضرورتیں ہیں۔ یاد رہے کہ معلوم تاریخ کا کوئی بھی دور ایسا نہیں گزرا جس میں عورتوں کے گھریا گھر سے باہر مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کے شواہد نہ ملے ہوں۔ تاریخ میں درج، عورتوں کے اس ناقابل حذف کردار کی باوجود ان کے درمیان ورکنگ ویمن (کام کرنے والی خواتین) اور ہاؤس لیڈی (گھریلو خواتین) (کے نام سے تفریق کی جاتی ہے۔ ورکنگ ویمن ایسی خواتین کو کہا جاتا ہے جو گھر سے باہر معاوضہ لے کر کام کرتی ہیں اور ہاؤس لیڈیز سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اپنے گھر میں ایسی کام کرتی ہیں جنہیں اگر مرد گھر سے باہر کریں تو بدلے میں بھرپور معاوضہ وصول کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اپنے گھر میں کپڑے دھونا اور کھانا پکانا صدیوں سے عورتوں کا معمول ہے، گھروں میں عورتوں کے ان کاموں کو نہ معاشی سرگرمی اور نہ ہی قابل معاوضہ عمل سمجھا جاتا ہے مگر یہی کام جب مرد گھروں سے باہر کرتے ہیں تو وہ ان کا معاوضہ وصول کرتے ہیں۔ پھر کے دور میں زندگی گزارنے والا انسان



روشن لعل

عورتوں کے عالمی دن کے موقع پر ان کی زندگی سے جڑے استحصال، محرومیوں اور انہیں کم تر انسان سمجھنے جیسے موضوعات پر بہت کچھ لکھنے کی گنجائش موجود ہوتی ہی مگر ایسے موضوعات کو زیر بحث لانے کی بجائے یہاں یہ دن میرا جسم میری مرضی جیسی باتیں کرنے تک محدود کر دیا گیا ہے۔ بعض لوگوں کے لیے اس طرح کی باتوں کے حق یا مخالفت میں بولنا بہت اہم ہو سکتا ہے مگر ایک خاص دن پر صرف یہی کچھ کرنے سے عورتوں کے عالمی دن کی اصل اہمیت کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ عورتوں کا تعلق چاہے کسی بھی طبقے اور شعبہ زندگی سے کیوں نہ ہو، دور حاضر میں ان کے لیے سب سے اہم ان کی زندگی سے جڑے ہوئے کام ہیں لہذا ضروری ہے کہ ان سے موسوم عالمی دن پر دیگر موضوعات کے علاوہ اس موضوع پر بھی بات



نئے مواقع پیدا ہوئے بلکہ ان کے لیے علم حاصل کرنے اور جدید علوم سے بہرہ مند ہونے کے دروازے بھی کھلتے چلے گئے۔ عورتوں پر بند کیے گئے در جب کھلے تو انہوں نے ثابت کیا کہ جنسی تفریق کی بنیاد پر ان کو کام کرنے کے مواقع اور علوم سیکھنے سے محروم رکھا جانا کسی طرح بھی قابل جواز نہیں تھا۔ آج ترقی یافتہ ملکوں میں عورتیں ہر شعبہ زندگی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتی نظر آرہی ہیں۔ ترقی پذیر ملکوں کے درمیان پچھلی صف پر کھڑے پاکستان جیسے ملکوں میں اگرچہ عورتوں کو ترقی یافتہ ملکوں کی خواتین جیسی شخصی آزادی اور حقوق حاصل نہیں ہو سکے مگر ماضی کی نسبت ان کی زندگیوں اور کردار میں واضح تبدیلی نظر آرہی ہے۔ پاکستان میں برسر روزگار مردوں کی نسبت اگرچہ ورکنگ ویمن کی تعداد انتہائی کم ہے مگر گھروں سے باہر نکل کر دفاتر اور صنعتوں میں کام کرنے والی عورتوں کے حجم میں ہر برس اضافہ ہو رہا ہے۔

پاکستان میں سیکل 01 تا 15 کی سرکاری ملازمتوں کے لیے عورتوں کا کوئٹہ 5 فیصد تھا جو 2012 میں بڑھا کر 15 فیصد کر دیا گیا۔ اگرچہ عورتوں کے لیے صرف 15 فیصد کوئٹہ مختص ہے مگر وہ مخصوص کوئٹہ کے علاوہ بھی اوپن میرٹ پر مردوں کا مقابلہ کر کے ملازمتیں حاصل کر لیتی ہیں۔ سرکاری ملازمتوں کے برعکس، پرائیویٹ شعبہ میں عورتوں کے لیے کوئی کوئٹہ مخصوص نہ ہونے کے باوجود اگر پرائیویٹ شعبہ میں عورتیں عام دفتری کارکنوں کی حیثیت سے کام کرنے کے علاوہ اعلیٰ عہدوں پر بھی فائز نظر آتی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اوپن میرٹ پر نہ صرف خود کو اپنے جیسی خواتین بلکہ مردوں سے بھی بہتر ثابت کر کے

ہونے کی وجہ سے کارکن عورتوں کے لیے سازگار نہیں سمجھی جاسکتی۔ کام کرنے کی جگہ اور بیرونی فضا سازگار نہ ہونے کی وجہ سے ورکنگ ویمن کو کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ورکنگ ویمن کا مردوں کی نسبت ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ مردوں کے سامنے گھر اور دفتر کے کام میں توازن رکھنے کا سوال نہیں ہوتا کیونکہ ان پر گھر کے کام کی عورتوں کی طرح کی ذمہ داریاں نہیں ہوتیں جبکہ عورت چاہے ماتحت ہو یا باس اسے ہر حال میں اس چیلنج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عورتوں کو یہاں جنسی امتیاز اور جنسی حراسگی جیسے واقعات کا کسی بھی وقت سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ سیکٹر میں کم تنخواہ، دفاتر کے مرد ساتھیوں کے منفی جملے دفتر میں آنے جانے کے لیے ٹرانسپورٹ کی کمی جیسے مسائل کا سامنا صرف ورکنگ ویمن کو کرنا پڑتا ہے۔ آج کے تبدیل شدہ دور میں جب عورتوں کا کام کرنا ناگزیر ہو چکا ہے تو ضروری ہے کہ کام کرنے کی جگہوں پر انہیں ہر حال میں سازگار ماحول فراہم کیا جائے۔

ملازمتیں حاصل کی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی کم اہم نہیں کہ جس پرائیویٹ سیکٹر میں سب سے زیادہ ترجیح کاروباری مفادات کو دی جاتی ہے وہاں اگر خواتین اعلیٰ ترین عہدوں پر کام کرتی نظر آتی ہیں تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہاں کسی بھی خاتون کو ترس کھا کر نہیں بلکہ اس کی اہلیت کی بنیاد پر کام کرنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں سرکاری و غیر سرکاری شعبوں میں ورکنگ ویمن کے لیے کام کرنے کے مواقع تو پیدا ہو رہے ہیں مگر کہیں بھی عورتوں کے کام کرنے کی فضا سازگار اور بہتر بنانے کے لیے ضروری کام ہوتا نظر نہیں آرہا۔ جن اداروں میں عورتوں کے لیے کام کرنے مواقع پیدا ہو رہے ہیں، ان اداروں کا جب آغاز ہوا تو وہاں کا سیٹ اپ یہ بات نظر انداز کر کے تیار کیا گیا تھا کہ کبھی ان میں خواتین کے کام کرنے کا بھی امکان پیدا ہو سکتا۔ اس بات سے صاف ظاہر ہے جو سیٹ اپ صرف مردوں کے کام کرنے کے لیے تیار کیا گیا تھا اس کی فضا جوں کی توں





آبادی پاکستان کیلئے خطرے کی گھنٹی

پاکستان کی آبادی میں تیزی سے اضافہ اس لحاظ سے خطرہ ہے کیونکہ آبادی اور وسائل کے درمیان توازن نہیں۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے قدرتی اور معدنی وسائل کم ہو رہے ہیں جس کی سب سے بڑی مثال پانی کی کمی ہے۔ اسی طرح تیل اور گیس جیسے دیگر وسائل میں کمی کی وجہ سے پاکستان کو توانائی کے بحران کا بھی سامنا ہے۔ ملک کا انفراسٹرکچر بھی آبادی کے حجم کے لحاظ سے ناکافی ہے اور اتنی بڑی آبادی کے لیے تعلیمی اداروں، ہسپتالوں اور سڑکوں کی مناسب تعداد مہیا کرنا کسی بھی حکومت کے لیے بے حد مشکل ہے۔ ماہر معاشیات اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس شرح سے آبادی میں اضافہ پاکستان کے لیے مشکل حالات پیدا کر رہا ہے اور پاکستان کو آبادی میں اضافے کی اس رفتار کے متعلق سوچنا ہوگا۔ ہر سال تقریباً 20 لاکھ نوجوان پاکستان کی جاب مارکیٹ میں شامل ہو رہے ہیں اور یہ بڑھتی ہوئی آبادی کا ہی نتیجہ ہے۔ اگر پاکستان کی معیشت ہر سال چھ سے آٹھ فیصد کے حساب سے بڑھے تب ہی ہم اتنی نوکریاں پیدا کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ پاکستان کے باقی وسائل جیسا کہ پانی، توانائی، اور

امریکہ اور انڈونیشیا آبادی کے لحاظ سے بالترتیب پہلے، دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ جہاں پوری دنیا میں آبادی میں اضافے کی شرح ایک فیصد سے بھی کم رہی پاکستان میں یہی شرح 1.9 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ ان تمام رجحانات کے دور رس مضمرات ہیں۔ یہ معاشی ترقی، روزگار، آمدنی کی تقسیم، غربت اور معاشرتی تحفظات کو متاثر کرتے ہیں۔ یہ صحت کی سہولیات، تعلیم، رہائش، صفائی ستھرائی، پانی، خوراک اور توانائی تک عالمی رسائی کو یقینی بنانے کی کوششوں کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ افرادی ضروریات کو مستقل طور پر حل کرنے کے لیے پالیسی سازوں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ پاکستان میں کتنے لوگ رہ رہے ہیں، وہ کہاں ہیں، کتنے بوڑھے ہیں اور ان کے بعد کتنے لوگ آئیں گے۔ یہ قانون قدرت ہے، ہر زندہ شے نمو پاتی ہے اور اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے بے چین و مضطرب رہتی ہے۔ اسی لیے آبادی کے مسائل بھی اسی رفتار سے بڑھتے ہیں۔ جس شرح سے پاکستان کی آبادی بڑھ رہی ہے کیا یہ پاکستان کے لیے خطرے کی گھنٹی ہے اور کیا مستقبل میں پاکستان میں اتنی آبادی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے وسائل بھی دستیاب ہوں گے؟



عوام کی آواز
ضمیر آفاقی

zameerafaqi@gmail.com

اس برس رمضان میں بھکاریوں کی بھرمار اور مفت راشن کی تقسیم میں تذلیل انسانیت کو دیکھتے ہوئے اس اہم مسئلے پر بات کرنا ضروری ہو گیا ہے کہ پاکستان کی آبادی میں اضافے سے ملکی ترقی میں پیچھے ہونے کے ساتھ وسائل کی کمی کا بھی سامنا ہے اعداد و شمار کی روشنی میں آئے دیکھتے ہیں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ اقوام متحدہ کے جاری کردہ نئے اعداد و شمار کے مطابق دنیا کی آبادی آٹھ ارب کا ہندسہ عبور کر گئی ہے اور اس آٹھ ارب میں سے تقریباً تین فیصد پاکستان کی آبادی پر مشتمل ہے۔ پاکستان دنیا کے ان آٹھ ممالک میں شامل ہے جو 2050 تک دنیا میں بڑھنے والی کل آبادی میں پچاس فیصد حصہ ڈالیں گے۔ اس وقت آبادی کے لحاظ سے پاکستان دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے۔ چین، انڈیا،



اپنی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنا آنے والے دنوں میں مزید مشکل ہو جائے گا۔ بڑھتی ہوئی آبادی اور کم ہوتے وسائل کی وجہ سے سامنے آنے والی مشکلات اور چیلنجز سے نمٹنے کے لیے لوگوں میں شعور اور آگاہی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ عوام میں یہ شعور پیدا کرنا ہے کہ دستیاب وسائل کم یا نہ ہونے کے برابر ہیں اور اتنے کم وسائل میں پاکستان کی آبادی اگر اسی تیز رفتاری سے بڑھتی رہی تو آنے والی نسلوں کی زندگی مسائل سے دوچار ہو سکتی ہے۔ اگر بنیادی سہولتیں جیسے پینے کا صاف پانی، تعلیم، ادویات، صحت، مناسب خوراک، رہائش، ٹرانسپورٹیشن اور نکاسی آب کی موجودہ سہولیات 23 کروڑ آبادی کیلئے ناکافی ہیں تو آبادی دگنی ہونے پر کیا ہوگا؟ تاہم، اس کے لیے ابھی سے انقلابی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے ارباب بست کشادہ، جھوٹی ایلینڈ اور دانشوروں کو اس مسئلے کی سنگینی اور مضمرات بارے سوچتے ہوئے کوئی لائحہ عمل ترتیب دینا چاہیے تاکہ ہم ایک بہتر مستقبل کی بنیاد رکھ سکیں۔

منصوبہ بندی کی سہولیات اور معلومات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ لیڈی ہیلتھ ورکرز کو خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی یقینی بنانے میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ پاکستان میں علما اور منبر کا لوگوں کی ذہن سازی میں بہت بڑا حصہ ہے اور علما کو بڑھتی آبادی کے دباؤ کم کرنے میں اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔ ماں اور بچے کی صحت میں بہتری کے لیے بچوں کے درمیان مناسب وقفے کی ضرورت پر علما کرام میں اتفاق رائے پایا جاتا ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کی تشہیر کی جائے اور یہ حکومت کی بھی ذمہ داری ہے۔ پاکستان دنیا کے ان چند ممالک میں شامل ہے جہاں وفاق اور صوبائی سطح پر جامع پاپولیشن پالیسی اور پروگرام روڈ میپ موجود ہے۔ ماہرین کے مطابق اس بات کی ضرورت ہے کہ ان پالیسیوں اور پروگرامز پر باقی سٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر عملدرآمد شروع کیا جائے کیونکہ جس تیزی سے پاکستان کی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس طرح کے پاکستان کے معاشی حالات ہیں، پاکستان کے لیے

شہروں میں دوسری بنیادی ضروریات پر آبادی کا بے تحاشا بوجھ پڑ رہا ہے۔ اس وقت وسائل بالکل نہیں بڑھ رہے۔ اگر مستقبل کی فکر ہے تو ہمیں اس متعلق سوچنا ہو گا۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ جس رفتار سے پاکستان کی آبادی بڑھ رہی ہے اس رفتار سے وسائل میں اضافہ نہیں ہو رہا تو اس وقت پاکستان کو کیا کرنے کی ضرورت ہے؟ حکومت کے ساتھ ساتھ لوگوں کو خود بھی اس کے متعلق سوچنا ہوگا۔ ملک میں رہنے والے ہر شخص کو اپنے خاندان کے حقوق کا اندازہ ہونا چاہیے اور ان حقوق کی ادائیگی کے لیے اپنی ذمہ داریوں کا احساس بھی ہونا چاہیے۔ جب ہر شخص کو اپنی ذمہ داریوں کا اندازہ ہوگا تو وہ اپنے خاندان کے حجم میں توازن لائے گا۔ پاکستان کو اپنے وسائل بڑھانے پر توجہ دینے کی بھی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی آبادی کے اضافے کو روکنے کی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت کے ساتھ ساتھ اپنے شہروں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ شہروں کو بہتر کرنا ہوگا اور ان کو اس طرح کا بنانا ہوگا کہ یہ نہ صرف معاشی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں بلکہ بڑھتی آبادی کے دباؤ کو بھی برداشت کر سکیں۔ خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات تک رسائی ضروری ہے آبادی میں توازن کے حصول کے لیے ہر شخص کی خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات اور معلومات تک رسائی بہت اہم ہے۔

اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں 17 فیصد شادی شدہ جوڑے ایسے ہیں جو خاندانی منصوبہ بندی کرنا چاہتے ہیں لیکن ایسا نہیں کر پا رہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ خاندانی منصوبہ بندی کی معلومات اور سہولیات کو فروغ دے، خاص طور پر ملک کے تمام طبی مراکز سے خاندانی





شکار



اس ننھی پری نے روتے ہوئے اس سے اپنا لباس پکڑ لیا۔ اپنی دوکانٹیلز کو وہ اس کمسن کے پاس کمرے میں چھوڑ کر خود اس کیس کی کارروائی کو مکمل کرنے کے لئے ہوٹل مالکان اور سٹاف سے انوسیکیشن کے لیے نیچے چلی گئی۔ چند گھنٹوں میں ہی تمام معاملات سے وہ آگاہ ہو چکی تھی۔ اس سارے معاملے کے پیچھے بھی ایک عورت ہی تھی۔ یہ اس کے لیے کوئی تعجب والی بات نہ تھی۔ ایسے معاملات عورتوں کی ڈیلنگ سے ہی طے پاتے وہ سب جانتی تھی۔ مگر آج جس عورت اور جس تعلق کی بنا پر اس نے ایک کمسن بچی کو انسانی درندگی کا شکار ہونے سے بچایا تھا، اس تعلق اور اس رشتے نے اسے بحیثیت عورت شرمندہ کر دیا تھا۔ وہ یہ سب سوچ دل میں بہت گلی فیل کر رہی تھی۔ سارے معاملے کو جاننے کے بعد اس نے راشدہ نامی خاتون کو اس کے گھر سے گرفتار کرنے کے لیے اپنے ایک آفیسر کیساتھ کچھ کانٹیلز کو بھجوا دیا تھا۔ ہوٹل کے ملوث اسٹاف کو بھی حراست میں لے لیا گیا تھا۔ سارے حالات واقعات جاننے اور کارروائی مکمل کرنے کے بعد وہ دوبارہ اس کمسن کے پاس چلی گئی۔ وہ ننھی پری ابھی تک خود کو اپنے گھنٹوں میں چھپائے خوف سے تھر تھرا رہی تھی۔ میم۔ ہم نے بہت کوشش کی مگر یہ کسی

گئے۔ ایک معصوم کمسن بچی کو ایک ادھیڑ عمر شخص نوچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پولیس کو اپنے سامنے دیکھ کر اس برہنہ شخص نے سب سے پہلے اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کی اور اپنے کپڑے تھامے فوراً باتھ روم کی طرف لپکا۔ وہ کمسن بچی پولیس کو سامنے دیکھ کر اپنا سر اپنی ٹانگوں میں چھپائے خوف سے کاٹنے لگی۔ خوف کے باعث اس کے حلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔ وہ مسلسل کپکپائے جا رہی تھی۔ ہم نے بے یقینی کے عالم میں اس کمسن کو متقی جا رہی تھی۔ وہ ننھی پری جس کے ہنسنے کھیلنے کے دن تھے۔ اسے کیسے بے دردی سے کسی مرد کو کھیلنے اور نوچنے کے لیے پیش کیا گیا تھا۔

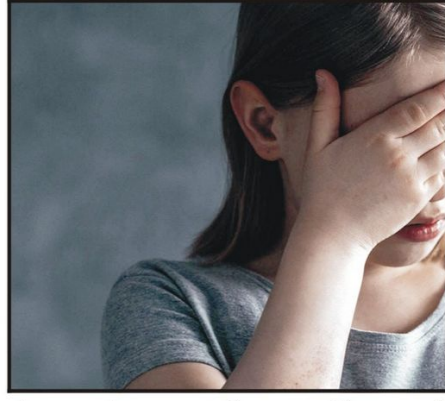
ایک لیڈی کانٹیل نے فوراً قریب پڑا کپڑا اس کے گرد لپیٹ دیا۔ کچھ ہی دیر میں پولیس اہلکار اس درندہ صفت انسان کو وہاں سے لے جا چکے تھے۔ وہ بے یقینی کے عالم میں دھیرے دھیرے اس ننھی پری کے قریب جانے لگی۔ وہ کمسن بچی اسے اپنے قریب آتا دیکھ کر خوف سے مزید سمٹنے لگی۔ اس نے قریب جاتے ہی اس کے شانیکو پیار سے تھاما۔ اس کمسن نے خوفزدہ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا۔ ہم نے اس کا فراک اس کی طرف بڑھاتے بہت پیار سے اسے پہننے کا اشارہ کیا۔



بدنام زمانہ ہوٹل کے سامنے پولیس موبائل آ کر کھڑی ہوئی۔ وہ اپنے میل اور فیمیل کانٹیلز کے ساتھ گاڑی سے اترتے ہی گیٹ سے اندر کی جانب بھاگتے داخل ہوئی۔ ریسپنشن ایریا کے قریب پہنچتے ہی ایک فیمیل کانٹیل نے ریسپنشن سے کمرہ نمبر 114 کی ڈبلکیٹ چابی کا مطالبہ کیا۔ کمرے کی چابی ملتے ہی وہ اپنے سٹاف کے ساتھ اوپر والے فلور کی طرف بھاگی۔ ہوٹل کے نمائندگان کو کسی قسم کی بھی مزاحمت سے روکنے کے لیے کچھ پولیس اہلکار ان کے قریب موجود رہے۔ اس نے کمرہ نمبر 114 کے قریب پہنچتے ہی فوراً کمرے کا دروازہ کھولا۔ اندر کسی قسم کی بھی سچویشن کے پیش نظر اس نے صرف فیمیل کانٹیلز کو اپنے ساتھ اندر آنے کا اشارہ کیا۔ دروازہ کھلنے کے بعد جو مناظر اس کے سامنے آئے ان کو دیکھ کر وہ اور ساتھی اہلکار حیران رہ

سے اسے کہا۔ عشا کو اس کے آخری الفاظ سے خوف محسوس ہوا۔ مگر وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی۔ عشا اس کی بات سمجھ گئی تھی۔ اس نے بھی آنکھوں میں چھپتے درد اور دل میں اٹھتے کرب سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ اسے دار لاماں چھوڑنے اور کچھ باتیں سمجھانے کے بعد وہاں سے چلی گئی۔ سنسان جگہ کے قریب پہنچ کر جہاں ٹریفک تو بہت تھی مگر کسی کو بھی کسی سے کوئی سروکار نہ تھا۔ ڈرائیور سے گاڑی روکنے کا کہا۔ ہلکی ہلکی بوند باندی ہو رہی تھی۔ وہ گاڑی سے اتری اور ڈرائیور کو جانے کا کہا۔ "میڈم میں آپ کو اس طرح بارش میں اکیلے چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔" ڈرائیور نے اسے کہا۔ "جاذب۔ تم جا میری فکر نہ کرو۔ میں کچھ وقت اکیلے گزارنا چاہتی ہوں۔ میں اکیلے گھر چلی جاؤ گی۔ اس لیے تم جا۔ اس نے ڈرائیور سے کہا۔ "میڈم میں اپکا انتظار کر لیتا ہوں پراپکو ایسے چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔ آپ جتنا چاہیں وقت لے لیں۔ میں یہیں اپکا انتظار کر رہا ہوں۔" ڈرائیور نیا سے یہ کہہ کر گاڑی ایک طرف جا کر روک لی۔ وہ بے خودی کے عالم میں چلتی دوڑ نکلی گئی۔ "میڈم جی۔ ہماری ٹیچر نے ہمیں ایک بار بتایا کہ اگر کوئی اجنبی یا اپنا اپکو ہاتھ لگائے۔ آپ کے کپڑوں کو چھیڑ بیا آپ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کی کوشش کرے تو فوراً اپنی ماں کو بتائیں۔ مگر اگر ماں ہی کہے کہ فلاں شخص اگر تم سے چھیڑ چھاڑ کرے یا کپڑے اتارے تو اتار لینا اور جو وہ کہے کرنا تو پھر آپ ہی بتائیں کس کو بتانا چاہیے؟" عشا کے یہ جملے بار بار اس کی سماعت سے ٹکرا رہے تھے۔ آنسوؤں کا نہ تھمنے والا سیلاب اس کی آنکھوں اور دل سے بہہ رہا تھا۔ "میڈم جی۔ ماں یہ سب کرنے کا کہے تو پھر بتائیں کس کو بتانا چاہیے؟" یہ جملہ بار بار اس کے کانوں سے ٹکراتا۔ اس کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا۔ وہ عورت کو اس دھرتی پر امن محبت، ہمدردی، غمگساری، دلجوئی اور حیا کا پیکر سمجھتی تھی۔ مگر آج اسے احساس ہوا۔ اس دھرتی پر موجود بوجھ کی کہیں نہ کہیں ذمہ دار ہوا کی بیٹی بھی ہے۔ یہ راز یہ بات جاننے کے بعد اس کے دل پر ایک بوجھ کی گرہ بندھ گئی تھی جو کبھی نہیں کھلنے والی تھی۔ اسے اس حقیقت اور بوجھ کے ساتھ ہی جینا تھا کہ دھرتی پر بوجھ کی وجہ ہوا کی بیٹی بھی ہے۔ ہوا کی بیٹی بھی ہے۔



مجھے وہ سب کچھ بتا جو اس کمرے میں پہنچنے سے پہلے تمہارے ساتھ ہوا۔" عشا نے بغور ہمہ کو دیکھا۔ ہمہ کی اپنائیت کو محسوس کرتے اس نے سب کچھ اسے بتا دیا۔ عشا کی باتوں نے ہمہ کو مبہوت و ساکن کر دیا۔ ہر اس بات کی عشا نے تصدیق کر دی جو جو اس کیس کی انوسٹیکیشن کے دوران اسے معلوم ہوئی تھی۔ ہمہ دعا کر رہی تھی سب سچ ہو بس ایک بات جھوٹی ہو کہ اس ننھی پری کو وہاں پہنچانے والی عورت کوئی اور نہیں بلکہ اس کی اپنی سگی ماں تھی۔ مگر عشا کی باتوں نے اس کی ماں کے ملوث ہونے کی تصدیق کر دی تھی۔ ہمہ کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ آڈر آنے پر بھی وہ کچھ کھانہ سکی تھی۔ اسے اپنے کانوں سے سنی باتوں اور آنکھوں دیکھے واقعے کا یقین نہیں آ رہا تھا۔ ایک ماں کیسے اپنی اولاد کو درندگی کا شکار ہونے کے لیے پیش کر سکتی ہے؟ وہ اس بات کو کسی قیمت پر ماننے کے لیے تیار نہ تھی۔ ایک ماں اپنی اولاد کی عزت کی محافظ ہوتی۔ وہ کیسے اس کی عزت کا سودا کر سکتی ہے؟ ماں اپنی ہوس اور لالچ میں اپنی اولاد کا شکار نہیں کر سکتی ہے۔ نہ ہی دوسروں کو شکار کے لیے اپنی اولاد پیش کر سکتی ہے؟ اس کا دل تمام تصدیق شدہ باتوں کو جھٹلارہا تھا۔ اس کے دل کے جھٹلانے سے حقیقت بدل نہیں جانی تھی۔ وہ وہیں بیٹھی سوالات و جوابات کا تانا بانا خود میں بن رہی تھی۔ عشا پیٹ بھر کر کھانا کھا چکی تھی۔ میڈم جی۔ آپ نے تو کھانا کھایا ہی نہیں۔ عشا نے نشو سے ہاتھ صاف کرتے پوچھا۔ "میں نے تمہارے لیے کھانا منگوایا تھا۔ مجھے بھوک نہیں۔ اس لیے نہیں کھایا۔" ہمہ نے مسکراتے اسے کہا۔ "اب میں تمہیں جہاں لے کر جاؤ گی تم وہی رہو گی مسلسل۔ وہاں سب تمہارا بہت خیال رکھیں گے۔ بس وہاں کوئی تم سے تمہارے اپنوں کا پوچھے تو کہنا سب مر گئے۔" اس نے سپاٹ لہجے اور چہرے

بھی طرح ہماری بات سننے کو تیار نہیں ہو رہی۔ ہاتھ لگائیں تو خوف سے چیخنے لگ جاتی ہے۔ اپنی جگہ سے ہل ہی نہیں رہی اسے کئی بار یہاں سے اٹھانے کی کوشش کی مگر یہ کچھ سننے کو تیار نہیں۔ "ایک کانٹیلبل نے اسے بتایا۔ ہمہ بوجھل قدموں سے چلتی اس کے قریب جا کر بیٹھ گئی۔" عشا۔ اوپر دیکھو۔ میں تمہاری دوست۔ مجھے اپنی دوست سمجھو "عشا۔ اس اجنبی کے منہ سے اپنا نام سن کر دھنگ رہ گئی۔ اس نے گھٹنوں سے باہر اپنا سر نکالا۔ "ادھر آ میرے پاس۔"

ہمہ نے بازو پھیلائے اس کو قریب آنے کا اشارہ کیا۔ اس اجنبی سے اتنی اپنائیت دیکھ کر وہ زار و قطار روتی اس سے لپک گئی۔ "مجھے بچا لومیڈم جی۔ مجھے بچا لو۔ وہ گندہ آدی۔ میرے ساتھ۔" وہ یہ کہہ کر پھر سے آئیں بھرتے رونے لگی۔ ہمہ نے اسے سینے سے لگا لیا۔ "عشا۔ تم نے دیکھا نہیں۔ اس گندے آدی کو پولیس لے جا چکی ہے۔ بلکہ ان سب کو جو جوتھیں یہاں پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔" یہ کہتے ہمہ کی آنکھوں سے چند آنسو نکلے اور اس کی رخسار کو بھگو گئے۔ وہ عشا سے فی الحال کچھ بھی پوچھنا نہیں چاہتی تھی۔ وہ اسے سب سے پہلے تحفظ محسوس کرانا چاہتی تھی تاکہ وہ سب کچھ تحمل سے اس پر بھروسہ کر تیا سے بتا سکے۔ حقیقت وہ جانتی تھی۔ مگر عشا کی زبانی بھی تمام باتوں کی تصدیق ضروری تھی۔ اس نے دونوں ساتھی کانٹیلبل کو عشا کا منہ دھلوا کر نیچے گاڑی میں لانے کا کہا اور خود اپنے سینئر ز کو تمام معاملات سے آگاہ کرنے کے لیے کال ملائی۔ ہمہ اور عشا دونوں ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھی آڈر دیے گئے کھانے کا انتظار کر رہیں تھیں۔ "عشا بتا پہلے کبھی ایسے ہوٹل میں کھانا کھایا۔" ہمہ نے اسے اعتماد میں لیتے پوچھنے کی کوشش کی۔ "جی میڈم جی۔ چند دن پہلے میں اپنی امی اور ایک انکل کے ساتھ ایک ہوٹل میں کھانا کھانے گئی تھی۔"

کون تھے وہ انکل؟ ہمہ نے انوسٹیکیشن کرنا چاہا۔ وہ گندے انکل؟ "نہیں۔ میڈم جی وہ نہیں ایک اور انکل تھے۔" "اچھا۔ یہ بتا۔ تم اس کمرے تک کیسے پہنچی؟" یہ سن کر عشا خوفزدہ ہو گئی۔ ہمہ اس کی کیفیت سمجھ گئی۔ "دیکھو۔ میں نے تمہاری مدد کی۔ تمہیں اس گندے انکل سے بھی بچایا۔ میں آگے بھی تمہاری مدد کروں گی۔ بس تم



تذکرہ۔ کیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں!



اراضی اور مال و دولت طاقت کے زور پر ہڑپنے لگے مگر بادشاہ کے قریبی سگی ہونے کی وجہ سے انہیں کوئی کچھ نہ کہتا اور بادشاہ کو اتنی فرصت نہیں تھی کہ وہ کسی غریب کی فریاد سنے بلکہ اگر کوئی بھولا بھٹکا آ بھی جاتا تو دربان باہر سے ہی بھگا دیتے اگر کوئی زیادہ شور مچاتا تو اسے مجرم بنا کر کال کوٹھری میں ڈال دیا جاتا۔ رفتہ رفتہ یہ سہل پسندی اور عیش پرستی ریاست کو دیمک کی طرح چاٹنے لگی بادشاہ کا ایک خداترس اور مخلص وزیر بھی تھا جو کہ ان حالات سے بہت پریشان تھا وہ ہمیشہ بادشاہ کو ڈھکے چھپے الفاظ میں روکتا تھا کہ عالم پناہ! آپ ایسے مصاحبوں سے دور رہیں جو آپ کو جہنم کا ایندھن بنا رہے ہیں مگر بادشاہ مست مئے پندار رہا جب ریاست کا یہ زوال پذیر حشر دیکھا تو وزیر کو ایک ترکیب سوچی اور بادشاہ سے کہا: عالی جاہ! آئیں آج گشت کو چلیں تاکہ پتہ چلے کہ رعایا جناب کے اقدام سے کتنی خوش ہے؟ جب بادشاہ اور وزیر رات کو بھیس بدل کر ریاست کا گشت کر رہے تھے تو دونوں کا گزر ایک قصاب کی جھونپڑی سے ہوا قصاب جھونپڑی کے پاس بیٹھا حقہ پی رہا تھا بادشاہ نے اس سے پوچھا: بھائی! سنا ہے کہ تمہارا بادشاہ بہت اچھا ہے تو کیا واقعی تم

الناس کی حالت وزیروں، مشیروں اور درباریوں سے معلوم کرنے اور اپنی اصلاح ان کی آشیر باد سے کرنے لگے کہتے ہیں کہ قدیم زمانوں میں ایسا ہی ایک سہل پسند بادشاہ تھا جس کے دور میں امن و سلامتی اور خوشحالی کا دور دورہ تھا کہ راوی چین ہی چین لکھ رہا تھا مگر جب چین و سکون حد سے بڑھا تو بادشاہ نے اپنا زیادہ وقت عیش پسندی شکار اور محفل آرائی میں گزارنا شروع کر دیا یہ دستور دنیا ہے کہ گمراہ راستوں کے مسافروں کو وقتی لٹیرے بطور ہمسفر مل جاتے ہیں جو بظاہر دوستانہ رکھتے ہیں مگر اندر سے جڑیں کاٹتے رہتے ہیں تاکہ بچا کچھا سمیٹ سکیں یوں بادشاہ کے احباب میں ایسے امرا و رؤسا شامل ہوئے جو کہ ایسی ہی راہوں پر گامزن تھے بادشاہ کے طرز حکمرانی اور ملکی خوشحالی کے گیت گاتے نہیں تھکتے تھے اور بادشاہ سے یہی کہتے رہتے تھے کہ آپ کو پریشانی کی کیا ضرورت ہے آپ کی ریاست بے مثل ہے جناب! اب آپ زبست کی رعنائیوں اور خوبصورتیوں کا مزا لیں کیونکہ زندگی ایک بار ہی ملتی ہے نچتھا بادشاہ غافل ہوا اور ریاست افراتفری کا شکار ہو گئی وہی امرا و رؤسا عوام الناس کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے لگے اور غریبوں کی



کہا جاتا ہے کہ پرانے وقتوں میں بادشاہت تھی جبکہ آجکل جمہوریت ہے یہ قرار دیا گیا ہے کہ جمہوریت بادشاہت سے بہتر ہے کیونکہ عوام پر عوامی نمائندگان کی حکمرانی ہوتی ہے مگر بادی النظر میں دیکھا جائے تو پرانے وقت اچھے تھے بادشاہ کہیں نہ کہیں عذاب الہی اور حساب الہی سے خوفزدہ رہتے اور اسی وجہ سے بعض اوقات وہ روپ بدل کر ریاست کا گشت کیا کرتے تھے بازاروں اور گلی کوچوں میں عام لوگوں سے ملکر احوال جانا کرتے تھے تو بے شمار اخلاقی و معاشی برائیوں سے دور رہتے تھے یہی وجہ ہے کہ گذشتہ حکمرانوں کی اکثریتی ریاستیں قابل رشک ہی نہیں قابل مثل بھی ٹھہریں مگر پھر جیسے جیسے وقت کا پیہہ گھوما شاہوں کے بھی دماغ گھومنے لگے کرسی اور اقتدار کا نشہ سرچڑھ کر بولنے لگا کیونکہ انہیں آخرت کا خوف نہ رہا اور سہل پسندی کا یہ عالم ہوا کہ بادشاہ عوام



نہ رہے کسی نے خوب کہا ہے: شہرت کی بلندی بھی پل بھر کا تماشا ہے۔۔۔ جس ڈال پہ بیٹھے ہو وہ ٹوٹ بھی سکتی ہے۔ آج سبھی عمران خان کی نااہلی کو لیکر تبصرے کر رہے ہیں درحقیقت یہ مقام عبرت ہے۔ اقتدار شعلوں کی پوشاک ہی ہے جو اسے پہن کر اترتا ہے اور خدا کو بھلا دیتا ہے اسے جلادیتی ہے۔ تو باقیوں کو تو سبق حاصل کرنا چاہیے تھا مگر ہر وقت یہی راگ آلاپتے نظر آتے ہیں کہ ملک نازک موڑ سے گزر رہا ہے اور کوئی ہماری مدد کرنے کو تیار نہیں ہے۔ یقیناً نہیں ہونگے کیونکہ آپ کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ عوام آئے کے لیے قطاروں میں کھڑے سسک رہے ہیں اور کروڑوں اربوں روپے میلوں ٹھیلوں تشہیری میڈیا کوریج اور کلچرل ڈیز کی محفلوں میں لٹائے جارہے ہیں۔ ہمارے حکمرانوں کے طرز حیات اور پروٹوکول کی مثالیں دی جا رہی ہیں بلکہ مذاکت کا عالم یہ ہے کہ شجرکاری بھی قالینوں پر کھڑے ہو کر کرتے ہیں۔۔۔ حالات یہ بنا دیے ہیں کہ مہنگائی سبھی تاریخی ریکارڈ توڑ چکی ہے اور قیمتوں میں مزید اضافے کا عندیہ دیا جا چکا ہے بلکہ ادویات کی قیمتوں میں جو کہ تبدیلی سرکار کے دور میں تیرہ مرتبہ اضافے کے بعد غریب کی پہنچ سے دور جا چکی ہیں ان میں مزید تین سو گنا اضافے کے بعد پھر اضافہ ہوا ہے بالفرض کوئی مہنگائی سے بچ گیا تو ادویات نہ ملنے کی وجہ سے مر جائے گا۔۔۔ ایسے سنگین اور بدترین حالات میں میلوں ٹھیلوں اور ناچ گانے کی محافل دیکھ کر ہر ذی شعور کہہ اٹھا ہے کہ

بہتر ہے مہ و مہر پہ ڈالو نہ کمندیں
انسان کی خبر لو کہ وہ دم توڑ رہا ہے

خوشحال تھے اور جو پریشان تھے وہ جھوٹے تھے کیونکہ یہ سبھی کو اپنی طرح خوشحال اور سکھی سمجھتا تھا بائیں وجہ درباریوں اور آپ کے مصاحبوں کی طرف سے ہونے والے ظلم و ستم کو بھی من گھڑت کہانیاں سمجھتا تھا اب وہ اپنی دولت لٹ جانے کے بعد غمگین بد حال اور عہدے داران کا محتاج ہو چکا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے ہر طرف تباہی و بربادی نظر آ رہی ہے لہذا عالم پناہ ! میں آپ کے گوش گزار یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایک فرد اپنی خوشحالی اور فراوانی کے تناظر میں دوسروں کو خوش دیکھتا ہے جبکہ حکمرانوں اور بادشاہوں کو اپنی رعایا کا دکھ سمجھنے کے لیے اپنی ذات اور اپنی بساط سے آگے نکل کر دور تک سوچنا اور حالات کا



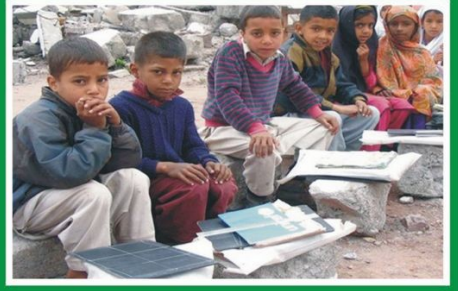
جائزہ لینا چاہیے اور خصوصی انتظامات کرنے چاہیے کیونکہ سدا عیش دوراں دکھانا نہیں۔۔۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں لہذا ہمیں اپنی طرزِ حکمرانی پر توجہ دینی چاہیے تاکہ کوئی بھی دکھی یا نالاں نہ ہو اور اگر خلق خدا کی فلاح و بہبود بارے آج نہ سوچا گیا تو پھر یہ شہرت اور حکومت بھی

اس کے راج میں بہت خوش ہو یا محض افواہ ہے؟ قصاب نے فوراً جواب دیا ہاں جی! کیا بات ہے ہمارے بادشاہ کی اس کے راج میں ہر طرف امن و چین ہے، لوگ عیش کر رہے ہیں، ہمارا ہر دن عید اور ہر شب شہ برات ہے۔ بادشاہ اور وزیر یہ سن کر آگے بڑھ گئے اور بادشاہ نے وزیر سے خریہ لہجے میں کہا: اے میرے عقلمند مصاحب! تم نے دیکھا کہ عوام ہم سے کتنے خوش ہیں مگر تم فکر مند تھے وزیر نے کہا: بے شک عالم پناہ ! آپ کا اقبال بلند ہو چند دن بعد وزیر بادشاہ کو پھر گشت پر ساتھ لے آیا اور ان کا گزر پھر اسی مقام سے ہوا بادشاہ نے قصاب سے پوچھا: بھائی ! کیسے ہو؟ قصاب نے چھوٹے ہی کہا: اجی کیا حال پوچھتے ہو، ہر طرف تباہی ہی تباہی ہے، موت سر پر کھڑی ہے، اس بادشاہ کے عہد میں ہر کوئی ناخوش اور دکھی ہے، وزیر و مشیر بھی لٹیرے ہیں، ستیاناس ہوان کا اور گالیاں دینے لگا بادشاہ ششدر رہ گیا ابھی چند دن پہلے تو یہ اپنے بادشاہ کی تعریف کر رہا تھا اب ایسا کیا ہوا کہ اتنا دکھی ہے بلکہ کہہ رہا ہے کہ آؤ تمہیں لوگوں کو روتا اور بھوک سے مرنا دکھاؤں جہاں تک اس کی معلومات کا سوال تھا تو اسے ایسی کوئی مستند اطلاع نہیں تھی بادشاہ نے اس سے پوچھا: بھائی ! آخر کیا ہوا مگر وہ کچھ بتائے بغیر بادشاہ کو برا بھلا کہتا رہا بادشاہ پریشان ہوا اور وزیر کو ایک طرف بلا کر

پوچھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے اور تمہیں اس کی خبر کیوں نہ ہوئی؟ وزیر نے جیب سے ایک تھیلی نکالی اور کہا: عالی جاہ ! اس میں سواشرفیاں ہیں جو دراصل میں نے دو دن پہلے اس کی جھوپڑی سے چوری کروالی تھیں۔ جب تک اس کے پاس مال تھا خوشحال تھا اس کے لیے سبھی لوگ



تعلیم اور اسکے مسائل



کا شکار ہو رہے ہیں۔ بہت سے والدین کو جب میٹرک کے بعد لڑکوں کو تعلیم سے روکنے کی وجہ معلوم کی تو بیشتر نے مالی حالات کا عذر پیش کیا۔ جبکہ لڑکیوں میں میٹرک کے بعد تعلیم حاصل کرنے کے رجحان میں کمی کی ایک وجہ والدین کا کالجوں اور یونیورسٹیوں کے ماحول کو قبول نہ کرنا ہے۔ کیا پاکستان جیسا ترقی پزیر ملک اس بے راہ روی اور ناخواندگی کا متحمل ہو سکتا ہے؟ تعلیم اگر شعور دیتی ہے تو اچھی تربیت اس شعور کو بڑھا دے کر فرد کو معاشرے کا ایک مفید کارکن بناتی ہے۔ پہلی وجہ جو آسمان سے نازل ہوئی وہ اقر کے حکم کے ساتھ آئی: ”پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے تمہیں پیدا کیا۔“ پہلے معلم کا کردار اللہ پاک نے خود ادا کیا اور علم کو اللہ اور بندے کے درمیان تعلق استوار کرنے کا ذریعہ بنا دیا۔ اسی لئے وہ علم جو آپ کو آپ کے پیدا کرنے والے سے نہ جوڑے وہ بیکار ہے۔ نیولین نے کہا تھا کہ تم مجھے بہترین مائیں دو میں تمہیں بہترین قوم دوں گا۔ عالمی بینک کی ایک رپورٹ کے مطابق ایک تہائی سے زیادہ لوگ خط غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ غذا انسان کی اہم ضرورت ہے۔ خط غربت سے نیچے زندگی

میڈیم تصور کئے جاتے ہیں۔ اگر ہم مدارس کے نظام تعلیم کو بھی شامل کریں تو یہ ایک تیسرا نظام تعلیم بن جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ نہ صرف تعلیمی نظام بلکہ پورا معاشرہ ہی تقسیم ہو گیا ہے، ایک طرف اعلیٰ تعلیمی اداروں سے فارغ التحصیل انگریزی میں بات کرتے، اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اور بہترین گھروں میں رہتے ہیں۔ دوسری طرف اردو میڈیم سے پڑھے ہوئے نوجوان نوکری کی تلاش میں جوتیاں چمچاتے نظر آتے ہیں۔ ہماری تعلیم اور تعلیمی اداروں میں اس طبقاتی تفریق کی وجہ سے نوجوان نسل بھی ایک غیر متوازن اور غیر ہم آہنگ سوچ و فکر کی حامل نظر آتی ہے اور یہ دہرا معیارِ تعلیم ان کے لئے کبھی معاون ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یکساں نصابِ تعلیم کے ساتھ یکساں نظامِ تعلیم بھی ضروری ہے۔ تعلیم نسواں پاکستان میں ایک سنگین صورت حال اختیار کرتا جا رہا ہے۔ تعلیم نسواں کی طرف عدم توجہ کی وجہ لڑکیوں کی کم عمر میں شادی، والدین کی ناخواندگی، مالی وسائل کی عدم دستیابی اور معاشرے میں جنسی ہراساں کرنے کے بڑھتے ہوئے کیسز میں اضافہ شامل ہے۔ یہ ستم فقط صنفِ نازک پر ہی نہیں کیا جا رہا بلکہ لڑکے بھی اس



تحریر: غزالہ اصغر

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ تعلیم وہ زیور ہے جو انسان کے کردار کو سنوارتی ہے۔ اقوام اور افراد کی ترقی کا انحصار علم و تعلیم اور تحقیق پر مبنی ہوتا ہے معاشرہ ہمیشہ تعلیم اور اس کے نظام کی ترقی کیلئے کوشش کرتا رہتا ہے تحقیق اور مطالعہ سے ہمیں اس سے آگاہ کرتا رہتا ہے۔ علم کا دوسرا نام تحقیق ہے تحقیق کیلئے بہت ضروری ہے اہلیت اور قابلیت۔ پاکستان میں تعلیم کی اہمیت اور اثرات پر نظر ڈالیں تو بد قسمتی سے ہمارا تعلیمی نظام اپنے حقیقی مقاصد کو پورا کرنے سے قاصر نظر آتا ہے۔ کیونکہ ہمارے ملک میں تعلیمی نظام اردو اور انگریزی میڈیم میں بنا ہوا ہے، جہاں سرکاری اسکول، اردو میڈیم اور نجی اسکول انگریزی

اگر فزکس کا معلم ہے تو میٹھ کا نہیں ہے۔ سکول میں اگر پرنسپل اور اساتذہ دونوں طلبہ کی تعداد کے مطابق ہوں تو تعلیمی مسائل سے چھٹکارا بھی ممکن ہوگا اور معیاری تعلیم بھی مہیا کی جاسکے گی۔ پنجاب کے ایک ضلع میں 162 ہائی سکولز میں 60 کے لگ بھگ ایسے ہیں جس میں پرنسپل ہی تعینات نہیں۔ جب یہ حالات ہوں تو کیسے بہتر نتائج وصول کیے جاسکتے ہیں۔ معاشروں میں معیار تعلیم بہتر ہو تو وہاں کا نظم و نسق بہتر نظر آتا ہے، نئی نئی ایجادات ہوتی ہیں اور سماجی مسائل کو بہترین انداز میں حل کیا جاتا ہے۔ نئے زاویوں سے سوچنے کا عمل تیز ہوتا ہے اور ترقی و خوشحالی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ یعنی کسی بھی معاشرے کی ترقی دراصل اس کے تعلیمی نظام پر منحصر ہوتی ہے۔ اس لئے تعلیمی نظام کی ضرورت و اہمیت کو ہم قطعی طور پر نظر انداز نہیں کر سکتے۔ بنیادی طور پر تعلیمی نظام کے دو مقاصد ہوتے ہیں۔ تعلیمی نظام پہلے درجے میں افراد میں مہارت پیدا کرتا ہے اور دوسرے درجے میں قومی سوچ کو لوگوں میں منتقل کیا جاتا ہے۔ تعلیمی نظام یہ دو مقاصد پیدا کر کے لوگوں کو ایک مفید شہری بنانے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ جب لوگ ایسے تعلیمی نظام سے گزرتے ہیں تو وہ ایک حقیقی قوم کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور ایک قوم وجود میں آتی ہے۔ ایسی قوم خود غرضی اور مفاد پرستی سے بالاتر ہو کر قومی اور اجتماعی مفاد کو ترجیح دیتی ہے۔ ایسی قوم قربانی کے جذبے سے سرشار ہو کر اقوام عالم میں اپنی اخلاقیات

اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ جہاں ایک طرف ٹیکنالوجی کے استعمال سے سمعی و بصری مفادات مثلاً کمپیوٹر، ملٹی میڈیا، انٹرنیٹ نے تعلیم و تعلم کو آسان بنا دیا ہے وہیں دوسری طرف اس کے غلط استعمال نے طلبہ کی کثیر تعداد پر منفی اثرات بھی مرتب کیے ہیں اور اس کے غلط استعمال سے معاشرہ اخلاقی گراؤ کا شکار ہو گیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ ایک مرض لاعلاج کی شکل اختیار کرے۔ بچوں کو سہولت تو فراہم کی جائے لیکن اس کے منفی استعمال سے اجتناب کے لیے بھی کوئی موثر لائحہ عمل مرتب کیا جائے اور اس پر سختی سے عمل درآمد کروایا جائے کیونکہ آج کی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ اساتذہ اور طلبہ دونوں وٹس ایپ اور فیس بک پر تو مصروف ہیں لیکن نصاب سے بہت دور چلے گئے ہیں۔ لہذا تعلیم و تعلم کے علاوہ باقی تمام ویب سائٹس بلاک کر دی جائیں۔ پاکستان میں تعلیمی جائزے کا نظام بھی غیر تسلی بخش رہا ہے۔ جس نے رٹے کو فروغ دیا ہے۔ جائزہ کے اس نظام میں طلبہ کے صرف حافظے کو ہی چیک کیا جاتا ہے جس سے طلبا میں سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتیں نہیں پنپ سکتیں۔ پنجاب ایگزامینیشن کمیشن نے اس طرف اچھا قدم اٹھایا تھا لیکن پیپر مارکنگ میں بدانتظامی کی وجہ مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہو سکے۔ اگر ایلیمنٹری بورڈ بنادیا جاتا اور امتحان PEC کی طرز پر ہوتے تو بہتر نتائج حاصل کیے جاسکتے تھے تعلیمی زوال کا بڑا سبب خالی اسامیاں بھی ہیں۔ اس وقت پنجاب میں اس قدر زیادہ اسامیاں خالی ہونے کی وجہ ایک طرف ان

گزارنے والوں کا سب سے اہم مسئلہ روٹی ہے۔ تعلیم ان کے فوری مسئلے کا حل نہیں ہے، لہذا یہ طبقہ نہ تو تعلیم کو کوئی اہمیت دیتا ہے اور نہ ہی وہ اپنے بچوں کو تعلیمی نظام کا حصہ بنانے پر رضامند ہوتا ہے۔ اس طبقے کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بچے کچھ کمانے کے قابل ہو جائیں تو وہ روزگار میں ان کا ہاتھ بٹائیں اور روزانہ کچھ کما کر لائیں تاکہ ان کے گھر کا دال دلیہ چلتا رہے۔ جب معاشرے کا چالیس فیصد طبقہ تعلیمی نظام سے باہر ہوگا تو ان کی نہ تو نشوونما بہتر ہوگی اور نہ ہی ایک صحت مند معاشرے کی تشکیل ممکن ہو سکے گی۔ لہذا ان حالات میں ملک کیسے ترقی کرے گا؟ ضرورت اس امر کی ہے کہ دستور پاکستان کی شق 25 (اے) کو مکمل طور پر نافذ کر کے والدین کو اس امر کا پابند بنایا جائے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم کو یقینی بنائیں۔ نیز حکومت ان کی غربت کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے وظائف مقرر کرے۔ اس طرح مثبت نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔ یہ ایک المیہ ہے کہ تعلیمی پالیسیوں میں تعلیم کے لیے وسائل کی فراہمی پر ہمیشہ زور دیا جاتا ہے لیکن عملی طور پر تعلیم کے لیے فنڈز کی فراہمی جی ڈی پی کے 2 فیصد سے ہمیشہ کم ہی رہی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک تعلیم پر 7 فیصد سے بھی زیادہ خرچ کرتے ہیں جس سے انہوں نے تعلیمی شعبے میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ ہمارے ہاں قلیل وسائل کی وجہ سے تعلیمی ادارے خستہ حالی کا شکار ہیں۔ اگر تعلیم کے لیے جی ڈی پی کا کم از کم 5 فیصد مختص کیا جائے تو اچھے نتائج کی توقع کی



اور ترقی کا لوہا منواتی ہے۔ نہیں ہے اقبال نا امید اپنی کشت ویراں سے ذرا غم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز سے ساقی

کی بہتر طور پر مانیٹرنگ نہیں ہو پارہی اور دوسری طرف اساتذہ پر اضافی بوجھ بھی بہت زیادہ ہے۔ اور تقریباً ہر سکول میں اگر کمپیوٹر کا معلم ہے تو فزکس کا نہیں ہے،

جاسکتی ہے۔ موجودہ دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو متاثر کیا ہے اور اس کے انسانی زندگی پر مثبت اور منفی دونوں

بچوں کا پاکستان



ڈاکٹر نusrat صدق

صرف سکول سے باہر نہیں ہر سہولت اور خوشی سے محروم ہیں سڑکوں پر گد آگری کی اذیت، ورکشاپوں میں بھاری اوزاروں کی میل، کارخانوں، اینٹوں کے بھٹوں کے دھوئیں، ہوٹلوں اور گھروں میں شب و روز غلاموں کی طرح اذیت سہتے، ہر طرح کی زیادتیوں کا شکار بچوں کے لئے ریاست نے نہ کبھی سنجیدگی سے سوچا نہ مزدوری، بچیوں کی کم عمر میں شادی اور لازمی تعلیم کے قانون پر عمل کروانے کی زحمت کی آئے روز میڈیا پر بچوں کے حوالے سے ظلم و زیادتی کی خبریں دیکھ کر حساس لوگوں کی نیندیں اڑ جاتی ہیں، اجتماعی ضمیر کرب کا شکار ہو جاتا ہے مگر بیانات سے آگے مداوے کی کوئی شکل نظر نہیں آتی رمضان میں اکثر فلاحی اداروں میں حاضر ہونے کا سلسلہ رہتا ہے، اس بار بھی آغاز بچوں کی تعلیم، صحت اور اچھے مستقبل سے سے جڑے اداروں میں کچھ وقت گزار کر کیا جس نے میری دکھی سوچوں کو طبعی انسان کا سانس لینے اور حوصلہ قائم رکھنے کی ہمت عطا کی کہ معاشرے میں ایسے لوگوں کا وجود نعمت اور رحمت کی طرح ہوتا ہے جو سائبان بننے ہیں یتیم، بے سہارا، لاوارث اور انتہائی غریب بچوں کے لئے صوفیہ وڈاچ اور ڈی آء جی محبوب اسلم کی المرا فاؤنڈیشن نے، اپنا گھر، کا جو سلسلہ شروع کیا ہے وہ بہت منفرد ہے، ملک بھر کے ایک سو پچھتر بچے کینٹ اور ڈیفنس کے آٹھ گھروں میں رہائش پزیر ہیں جنہیں رہائش اور تعلیم کی وہ تمام سہولتیں میسر ہیں جو امیر طبقے کی اولادوں کو حاصل ہیں لیکن سب سے خوشی کی بات یہ ہے

جو سہولتیں ریاستیں شہریوں کو مفت مہیا کرتی ہیں وہ کاروبار کی شکل اختیار کر لیں تو پھر بچپن کے پھول چہرے کھلا کر زرد پڑ جاتے ہیں، خوشی سے بھرے دن اور آرام کے جھولے میں رکھی راتیں چھن جائیں تو روٹی، صحت اور پناہ کی فکر میں بھاگ دوڑ کرنے والے ننھے قدم خاندانوں کا بوجھ ڈھوتے ڈھوتے زہریلے بوجھ کا روپ دھار کر اپنی اور ریاست دونوں کی صحت و سلامتی کیلئے سوالیہ نشان بن جاتے ہیں۔ یوم پاکستان کے حوالے سے بڑے مزا کرے ہوئے نظر انداز ہونے والے محکموں، اداروں اور آدرشوں پر بھی بات ہوئی، بچوں کو سجا کر محفلوں اور پریڈوں کی رونق بڑھائی گئی مگر ان کے مسائل پر کسی نے سوچنے اور بولنے کی زحمت نہ کی امتیازی سلوک کے خاتمے کے لئے جس آزاد ملک کی جدوجہد کی گئی وہاں تعلیم کے درجنوں طبقات کی حوصلہ افزائی کر کے اکثریت کے بچپن کو محرومی اور محکوم کی سند عطا کی گئی لیکن بے انصافی اور ظلم کی حد کرتے ہوئے ایک بڑی تعداد کو تعلیم سے محروم رکھا گیا، آج بھی پنجاب کے تین کروڑ سے زائد بچے سکول سے باہر ہیں یہ بچے

کہ یہ سب بچے صوفیہ کو ماما اور محبوب صاحب کو پاپا کہتے ہیں، یہ دونوں بھی ان بچوں کے لاڈ اٹھاتے ہیں اپنائیت کا ماحول بہت متاثر کن ہے، لوگ بڑھ چڑھ کر المرا فاؤنڈیشن کی مالی مدد کر رہے ہیں جن کا مقصد ایک وسیع کمپس بنانا ہے جہاں سب بچے ایک عمارت میں رہ سکیں، تعلیم، صحت اور کھیل کی سہولتیں میسر ہوں اور پھر یہ سلسلہ ہر ضلع تک پھیلتا جائے۔ ملک معراج خالد ایک عظیم انسان تھے جن کی ذات ہر طرح کی کثافت سے بے نیاز تھی ایک ایسا رہنما جس کی دیانت اور خلوص کی قسم کھائی جاسکے، جن کے سیاسی افکار اور عمل کا حوالہ دیا جاسکے ان کی سیاسی بصیرت اور تعلیمی کاوشیں، ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں، برقی روڈ پر ان کے شروع کئے ہوئے عظیم تعلیمی منصوبے میں سرور فاؤنڈیشن کی طرف سے، ملک معراج خالد کالج، کے افتتاح کے موقع پر ایکٹروں پر پھیلے نانچ سٹی کو دیکھ کر حیرت انگیز خوشی کا احساس ہوا، پورے ماحول کو ملک معراج خالد کے لئے دعا گو دیکھا، سابق گورنر پنجاب اور ممبر برطانوی پارلیمنٹ چوہدری سرور ہمیشہ حاضر سروس فلاحی کارکن رہے ہیں، کہ خدمت خلق کا فریضہ ہمیشہ ان کی ترجیحات میں شامل رہا ہے، سرور فاؤنڈیشن کی طرف سے پاکستان میں صاف پانی، تعلیم، صحت اور دیگر منصوبے جاری و ساری ہیں شادمان میں سندس فاؤنڈیشن ہمیشہ میری دعاؤں میں شامل رہتی ہے کہ ان کا مقصد وسیع تر اور چیلنجز شدید ہیں، مگر حوصلے اور خدمت کا یہ عالم ہے کہ لاہور کے علاوہ ملک کے درجنوں شہروں میں سندس فاؤنڈیشن کے ادارے قائم ہو چکے ہیں جہاں تھیلیسیا کے مرض کا شکار بچوں کو خون کی فراہمی کے ساتھ جدید مشینوں پر ٹیسٹ علاج اور اس بیماری کے خاتمے کی کاوشیں جاری ہیں یہ اکھڑے سانس ہموار کرنے اور بچوں کی مایوس آنکھوں میں زندگی کی شمع روشن کرنے کا ادارہ منو بھائی کی وجہ سے ہم سب کا ادارہ بن چکا ہے جہاں یاسین خان خاموشی اور حلیمی سے جو کام کئے جا رہا ہے اس کی گونج والدین کی hi تشکر بھری نگاہوں میں محسوس کی جاسکتی ہے۔ خدمت خلق اور خیر بانٹنے والے ان اداروں کا دورہ کیجئے اور جس قدر ممکن ہو اپنا حصہ ڈالیں کہ بطور انسان یہ ہم سب کا فرض ہے۔

ہونے والا آگ و خون کا کھیل ابھی تک جاری ہے اور نہ جانے ابھی اور کب تک جاری رہنا ہے۔ کشمیری مسلمانوں کو جبر کے زور پر جسمانی طور پر تو غلام بنالیا گیا لیکن ان کے دل آج تک اس غلامی کو قبول نہیں کر سکے مقبوضہ کشمیر میں آج صرف آگ و خون کی داستانیں رہ گئی ہیں۔ چنار جل رہے ہیں، جھیلیں لہو رنگ ہیں اور کبھی جو کشمیر جنت نظر آتا تھا آج اسے بھارتی گھن اس طرح سے چاٹ رہا ہے کہ اب وہاں سسکیوں، آہوں، چیخوں کے سوا کچھ نہیں، بھارت کا چہرہ حقیقت میں ویسا نہیں جیسا باہر کی دنیا میں نظر آتا ہے حقیقت بہت تلخ مکروہ اور افسوس ناک ہے۔ معصوم بے گناہ کشمیری، مرد و زن اور بچوں کا بہتا لہو اصل میں بھارت کی حقیقت کا رنگ ہے۔ بھارتی فوجی کشمیر کی جانب مکروہ نگاہ ڈالے ہوئے ہیں وہاں بستیاں جل رہی ہیں، عصمتیں لٹ رہی ہیں، لہو گلیوں میں رس رہا ہے، زمین کانپ رہی ہے اور آسمان رورہا ہے۔ آج وہاں کا جوان علم کی تلاش میں نکلنے کی بجائے شہادت کی منزل کی جانب گامزن ہے، وہاں کی لڑکیاں خواب دیکھنے کی بجائے ماتم کنناں نظر آتی ہیں، وہاں کہ بوڑھے اپنے جھریوں زدہ چہروں کے پیچھے نجانے کتنے درد چھپائے بیٹھے ہیں۔ زیندر مودی نے ساری دنیا کو ایک ایسے بھارت کی پہچان کروائی ہے جو ہر مذہب سے تعلق رکھنے والوں کے لئے دردناک ہے۔ خود کو سیکولر کہلانے والے اب حقیقی معنی میں بھارت کو ہندوستان بنا رہے ہیں۔ اس کیلئے وہ ہر ظلم، زیادتی اور بیچ حرکتوں کو اپنائے ہوئے ہیں اور دنیا خاموشی سے تماشا دیکھ رہی ہے۔ مجھے کہیں ایسی بے قراری دکھائی نہیں دیتی جو کسی اپنے کو تکلیف میں دیکھ کر انسانم حسوس کرتا ہے۔ آج کشمیر کو پابند سلاسل دو سال گزر جانے کے باوجود ہر طرف موت کا سناٹا ہے۔ جان ہر انسان کو پیاری ہوتی ہے اور یوں لگتا ہے شاید ابھی ہمارے لوگوں کو کشمیر جان سے پیارا نہیں ہوا اس لئے تو وہاں پر ظلم کی انتہا ہے اور یہاں لوگوں کو اپنی پڑی ہے، ہماری زندگی کے میلے اسی طرح جو بن پر ہیں اور کشمیر کی مٹی سے صدائیں اٹھ رہی ہیں۔ خدارا کشمیر کے لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں سب مل کے اپنا حق ادا کریں اور ہر ممکن مدد کو آگے بڑھیں۔



جلتے ہوئے، اجڑے ہوئے کشمیر کو دیکھ

تحریر: سارہ لیاقت

کشمیر کے نام کر کے بھول جاتے ہیں لیکن کیا یہی کچھ ہر بار دہرایا جائیگا جب کہ کشمیر کے حالات یہ ہیں کہ چھ ماہ ہونے کو آئے ہیں دنیا سے کشمیر کے رابطے کو منقطع ہوئے ہوئے موبائل، انٹرنیٹ، اخبار، ٹی وی سب کچھ بند ہے کوئی نہیں جانتا کہ درحقیقت وہاں کے لوگوں پہ کیا بیت رہی ہے۔ ان تک خوراک، ادویات، گرم کپڑے، ایندھن الغرض روزمرہ استعمال کی اشیاء پہنچ رہی ہیں یا نہیں۔ بھارت کے اس ظلم پہ ساری دنیا یوں چپ سادھے ہوئے ہے گویا کشمیری انسان ہی نہیں ہیں۔ ان کا صرف یہ گناہ ہے کہ یہ مسلمان ہیں اور اپنی مرضی سے جینے کا حق مانگ رہے ہیں۔ کشمیر جسے قائد اعظم نے پاکستان کی شہرگ کہا تھا آج تک مکمل نہیں ہوسکا اور اس کا ایک حصہ آج بھی اپنے حق خود ارادیت کیلئے تڑپ رہا ہے۔ 1947ء میں تقسیم کے وقت یہ طے پایا تھا کہ مسلم اکثریت والا علاقہ مسلمانوں کا اور ہندو اکثریت والا ہندوؤں کے پاس رہے گا کشمیر کی 85 فیصد آبادی مسلمان ہے لیکن بھارت نے انگریزوں کے ساتھ ملی بھگت کر کے کشمیر پر زبردستی قبضہ کر لیا جس روز بھارت نے کشمیر میں فوجیں اتاریں چشم فلک نے 5 لاکھ مسلمانوں کا لہو اس جنت کے نکلنے پر بہتا دیکھا اور اس دن سے جاری

بھارت کے کشمیر میں لگائے گئے کرفیو کو ایک سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ مجھے کشمیر کے متعلق کچھ لکھنے کیلئے کسی لفاظی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ کشمیر سے میرا محبت کا ایک ایسا رشتہ ہے جو کبھی لفظوں کا محتاج نہیں رہا۔ پچھلے کئی سالوں میں کشمیر پہ کئی دفعہ قلم اٹھایا وہاں پہ لوگوں پہ ڈھائے جانے والے مظالم دنیا کے سامنے رکھے، ان کے حق کی بات کی، انکی آزادی کیلئے آواز اٹھائی، لیکن آج پہلی بار کشمیر پہ لکھتے ہوئے میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں اور آنکھیں اشکوں سے لبریز ہیں۔ 5 اگست 2019 کو آئرلینڈ کے 370 کے نفاذ کے بعد سے لے کر آج تک مقبوضہ وادی لاک ڈان کی زد میں ہے اور ہم پچھلے ستر سال سے کشمیر کی محبت کا دم بھرتے رہے اور جب آزماؤں کا وقت آیا تو اس طرح بیگانہ ہو گئے جیسے کبھی آشنا ہی نہ تھے کچھ تقریروں، ٹی وی پروگراموں اور چند ہفتے آدھا گھنٹہ کھڑے ہو کے سمجھا کہ کشمیر سے محبت کا حق ادا ہو گیا۔ ایک اور پانچ فروری، ایک اور یوم کشمیر، ایک اور چھٹی کا دن آ پہنچا ہے، جانے اس سے قبل بھی ہم کشمیر سے بچھتی کے کتنے دن منا چکے ہیں لیکن ہر سال یہ دن آتا ہے کچھ سرکاری تقریبات اور ٹی وی کے چند گھنٹے

پراپرٹی کی خرید و فروخت، گروہی، کرایہ اور تعمیر کا قابل اعتماد ادارہ

ارحم پراپرٹی کنسلٹنٹ

رئیل اسٹیٹ ایجنسی



غلام مصطفیٰ چوہدری

0332-4490286

عمیر مصطفیٰ

0321-4899505

عابد حسین

0300-9440829

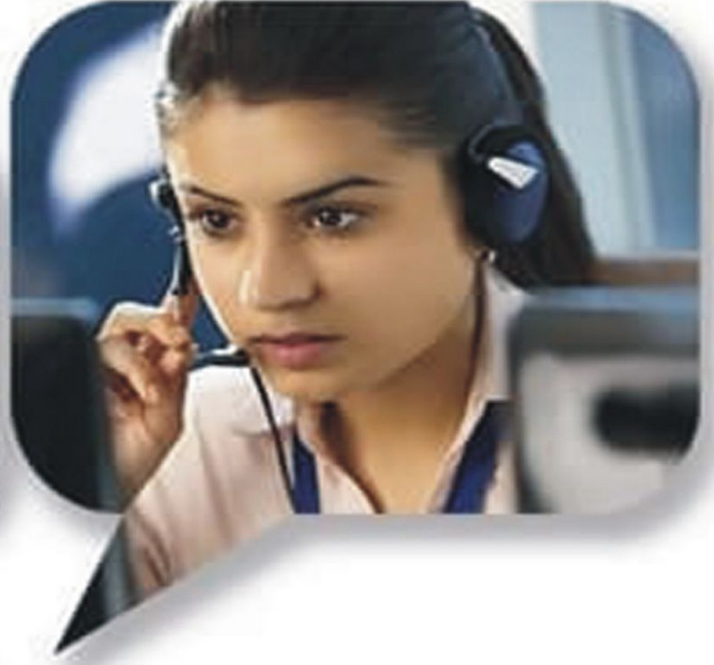
عبدالعزیز

0321-4102497

231/12 نزد فردوس مسجد مصطفیٰ آباد (پرانا دھرمپورہ) علامہ اقبال روڈ لاہور

E-mail: arhampropertyconsultanthr@gmail.com 0300-4539241

اپنے حق کے لئے آواز اٹھائیں، حکومت پنجاب آپ کے ساتھ ہے



حقوق خواتین کے تحفظ کیلئے

پنجاب ویمن ہیلپ لائن
1043

پر کسی بھی وقت مفت اطلاع دیں یا راہنمائی حاصل کریں

• کام میں نا انصافی • تشدد اور جنسی ہراسیت • جائیداد کے مسائل
اور دیگر مسائل کی معلومات یا شکایات کیلئے خواتین کسی بھی وقت مفت کال کریں



پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین
حکومت پنجاب

SPL-1108



ترتیب اہتمام
بشری رضوان



دنیا سے خواتین



پکوان

جہانگیری مرغ پلاو

اجزاء: مرغی کی 2 بڑی ران لیں اور ان پر چھری سے چیرے لگالیں۔ اب مکسر بلینڈر میں دھنیا، پودینہ، جچ



زیرہ، 2 سے 3 ہری مرچ، جچ اور ک لہسن، نمک حسب ذائقہ اور 1 گلاس پانی ڈال کر اسے بلینڈ کر لیں۔ اب ایک پین میں اس مکسر کو ڈال کر اس میں مرغی کے پیس شامل کریں اور مزید 2 گلاس پانی ڈال کر چکن کو 10 سے 15 منٹ پکنے دیں (دھیان رہے چکن کو صرف 95 فیصد ہی پکانا ہے، تاکہ اسکا گوشت ہڈی سے الگ نہ ہو)۔ پھر چکن کو کسی پلیٹ میں نکال کر ٹھنڈا ہونے دیں۔ ایک پیالے میں 2 انڈا لیں اور اس میں نمک، لال مرچ، ہلدی، چاٹ مصالحہ، گرم مصالحہ، دھنیا پاؤڑ اور چلی گارلک کچپ ڈال کر مکس کر لیں۔ اب اس مکسر میں چکن کو ڈال کر اچھے سے چاروں طرف لگائیں اور اسکے بعد تیل میں گولڈن بران فرائی کر لیں۔

ترکیب:- 750 گرام چاولوں کو صاف کر کے پانی میں بھگادیں۔ ایک دیگی میں 1 کپ تیل میں 1 پیاز کاٹ کر ڈال دیں، اسکے بعد اس میں بڑی الائچی 2 عدد، سبز الائچی 5 عدد، کالی مرچ کے 15 دانے، 8 لاٹک، 2 تیز پتے، دارچینی کے 2 ٹکڑے اور جچ زیرہ شامل کر کے پیاز کو گولڈن براؤن کر لیں۔ اب اس میں 2 ٹماٹروں کا پیسٹ، جچ کٹی لال مرچ، جچ اور ک لہسن، ڈیڑھ جچ دھنیا اور سونف کوٹ کر، 1 جچ لال مرچ، 1 جچ املی بیج سمیت، چکن کیوبز (اگر چاہیں تو) اور حسب ذائقہ نمک ڈال کر مصالحے کو اچھے سے بھون لیں۔

کر تیز آنچ پر پکائیں، تھوڑی دیر بعد چولہا ہلکا کر کے مکمل ڈھکن ڈھک دیں اور تری اوپر آنے تک چھوڑ دیں، آخر میں 1 جچ گرم مصالحہ، ہر ادھنیا اور ہری مرچ اوپر سے ڈال دیں۔ مزیدار پالک گوشت کی ہوٹل ریسپی تیار ہے۔

بیوٹی ٹپس

قدرتی سن بلاک

پیتے کا گودا اور کچے پیتے کا رس یا پتوں کا رس آپ کی جلد کے لیے قدرتی سن بلاک کا کام کرے گا اور



شعاعوں سے ہونے والی جلن کو بھی ختم کرے گا۔

چہرے کی جلد کا ڈھیلا پن

ایک کھانے کا چمچ چاول کے آٹے میں ایک چائے کا چمچ شہد ملا کر پیسٹ بنالیں۔ چہرے کو کسی اچھے صابن یا فیس واش سے دھو کر ہمیشہ قدرتی ہوا میں خشک

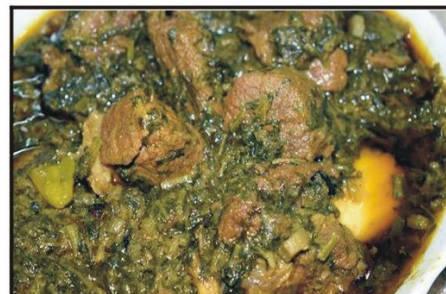


ہونے دیں، پھر چہرے پر پیسٹ کو پھیلا دیں۔ آنکھوں پر کھیرے یا آلو کے قتلے یا ٹی بیگ گیل کر کے رکھ لیں پندرہ بیس منٹ بعد چہرے پر نیم گرم پانی کے چھینٹے ماریں۔ ماسک نرم ہو کر نکلنے لگے گا۔ اب پورا چہرہ دھولیں اور موچر انزرا لگالیں۔ انڈے کی سفیدی میں شہد مکس کر کے بالکل اسی طرح لگائیں۔

مصالحہ بھوننے کے بعد اس میں ساڑھے 3 کپ پانی اور جچ نمک ڈال کر ایک ابال دیں پھر اس میں چاول شامل کر کے تیز آنچ پر پکائیں، جب پانی خشک ہونے لگے تو چولہا بالکل دھیمہ کر کے 15 سے 20 منٹ دم پر رکھ دیں۔ آخر میں پلا پلیٹ میں نکال کر اوپر فرائی چکن رکھیں اور سب کو سرو کریں۔ مزیدار ذائقہ دار جہانگیری پلا تیار ہے!

پالک گوشت

دو کلو گوشت کو پہلے سے ابال کر اسکی بخنی الگ کر دیں۔ ایک دیگی میں 500 گرام گھی ڈال کر گرم کریں پھر کلو باریک کٹی پیاز ڈال کر گولڈن بران کر لیں۔ اب اس میں 4 جچ اور ک لہسن کا پیسٹ ڈال کر 1 منٹ تک پکائیں، پھر اس میں زیرہ 2 جچ، 4-5 دارچینی، کالی مرچ 1 جچ اور لاٹک 1 جچ ڈال کر ہلائیں۔ اسکے بعد کلو ٹماٹر پیسٹ (یا کاٹ کر) شامل کر کے اسے بھون لیں، پھر اس میں نمک حسب ذائقہ، لال مرچ دیڑھ جچ، ہلدی 1 جچ اور کٹا ہوا دھنیا 1 جچ ڈال کر مکس کریں اور میں تھوڑی سی بخنی ڈال کر پکائیں۔ 8 سے 10 منٹ بھوننے کے بعد پھر تھوڑی بخنی شامل کریں، کچھ دیر میں بہترین سالن تیار ہو جائے گا۔ آپ 4 کلو پالک کو صاف کرنے کے بعد اسے 20 سے 25 منٹ تک ابال کر ہلکا سا پیس لیں۔ اب اس پالک کو مصالحے میں ڈال کر اچھے سے مکس کریں اور 20 منٹ تک پکائیں ہری مرچ ڈال کر۔ جب سالن میں گاڑھا پن اور تری اوپر آجائے تو اس میں 2 کلو ابلا ہوا گوشت شامل کر کے مزید 15 منٹ تک پکائیں تاکہ گوشت اسکا ذائقہ جذب کر لے۔ اب بچی ہوئی بخنی اور آدھا کلو دودھ ڈال





ہیلتھ اینڈ فٹنس

ترتیب اہتمام
نزدہت عروج بیگ



نیشنل اسپتال اور ایک ایس آئی یو ٹی میں موجود ہے۔ انھوں نے بتایا کہ پاکستان میں سالانہ 80 ہزار سے زائد بچے دل میں سوراخ اور دل کی مختلف بیماریاں لے کر پیدا ہو رہے ہیں جس میں 80 فیصد بچوں کے دل میں سوراخ اور 20 فیصد بچوں کے وال خراب اور دیگر امراض ہوتے ہیں ان بچوں کی عمریں ایک دن سے لے کر 14 سال تک ہوتی ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر سہیل خان بنگلش نے بتایا کہ بچوں میں دل کی بیماریوں کی وجوہات مختلف ہیں جن میں موروثی، کزنز میرج، حمل کے دوران ماؤں میں وائرل انفیکشن، غذائی قلت اور سیلف میڈیکیشن کا استعمال شامل ہیں، انھوں نے بتایا کہ جو بچے پیدائشی طور پر دل کے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں ان میں اس بیماری کی علامات مختلف ہوتی ہیں جس میں بار بار سینے میں انفیکشن کا ہونا، ماں کے دودھ پلانے کے دوران بچے کو ٹھنڈے سپینے آنا، سانس پھولنا اور دودھ پیتے ہوئے تھک جانا یا چھوڑ دینا شامل ہیں۔ انھوں نے کہا کہ دل کے امراض میں مبتلا بچوں کے علاج کی سہولیات ملک بھر میں بہت کم ہیں اس وقت پورے ملک میں بچوں میں دل کے امراض کے علاج کا سب سے بڑا قومی ادارہ برائے امراض قلب کراچی ہے، جہاں 3 ماہ سے لے کر 10 سال سے زائد عمر کے بچوں کی سرجریز ہوتی ہیں انھوں نے سرجری کے اعداد و شمار بتاتے ہوئے کہا کہ دل کے امراض میں مبتلا بچوں کے ہر ماہ 150 مختلف نوعیت کے پیچیدہ آپریشن کیے جاتے ہیں، جن میں 110 وین ہارٹ سرجریز اور 35 سے زائد کلوز ہارٹ سرجریز شامل ہیں۔ انھوں نے کہا کہ این آئی سی وی ڈی میں کی جانے والی سرجریز کی کامیابی کا تناسب 90 فیصد سے زائد ہے انھوں نے بتایا کہ این آئی سی وی ڈی بچوں کے دل کی سرجریز بالکل مفت کرتا ہے انہوں نے کہا کہ حکومت کی اجازت سے این آئی سی وی ڈی میں شام کے اوقات میں بچوں کے دل کے امراض کے علاج نجی سہولیات بھی موجود ہیں

بینائی کو خراب کرتے ہیں۔ وٹامن A بیٹا کیروٹین اور A کیروٹی نائیڈل کرمہاری صحت کو بہتر بناتے ہیں۔

پاکستان میں ہر سال 70 ہزار بچے پیدائشی

طور پر دل کے امراض میں مبتلا

نیٹ نیوز: پاکستان میں سالانہ 70 ہزار سے زائد بچے پیدائشی طور پر دل کے امراض میں مبتلا پیدا ہو رہے ہیں جب کہ بچوں میں دل کا سب سے بڑا مرض ان کے دل میں سوراخ کا ہونا ہے۔ کراچی سمیت سندھ بھر میں سرکاری طور پر صرف قومی ادارہ برائے امراض قلب میں بچوں کے دل کے امراض کا علاج کیا جا رہا ہے، ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر حمل کے دوران مائیں اپنی خوراک کو متوازن اور طرز زندگی ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق گزاریں تو ان کے بچے دل کے امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں بروقت علاج نہ ہونے کی وجہ سے 15 سے 20 فیصد بچے انتقال کر جاتے ہیں جبکہ 80 فیصد بچے علاج سے صحت مند رہتے ہیں۔ یہ بات قومی ادارہ برائے



امراض قلب میں شعبہ بچوں کی سرجری یونٹ کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر سہیل خان بنگلش نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے کہا کہ کراچی سمیت ملک بھر میں بچوں کے دل کے امراض کے فزیشن اور سرجنز کی شدید کمی کا سامنا ہے اس وقت پاکستان میں بچوں کے دل کے امراض کے فزیشن کی تعداد 100 جبکہ بچوں کے دل کی سرجری کرنے والے ماہر سرجنز کی تعداد صرف 25 ہے۔ جس میں کراچی میں 7 سرجنز موجود ہیں ان میں 4 قومی ادارہ برائے امراض قلب، ایک آغا خان اسپتال، ایک لیاقت

مفتے غذائیت سے بھرپور خوراک

نیٹ نیوز: مفتے غذائیت سے بھرپور خوراک ہیں ان میں وٹامنز معدنیات پولی فینول اینٹی آکسیدنٹس اور ریشے تازہ انگوروں سے زیادہ پائے جاتے ہیں۔ منقوں میں کیشیم فولاد میکنیز میٹھیم تانبہ فلورائیڈ اور زنک موجود ہوتا ہے 100 گرام منقوں سے دن بھر کی فولاد کی



ضرورت 23 فیصد جسم کو مل جاتا ہے۔ مفتے بی کمپلیکس تھیا من پریڈکسانتری بوفلاون اور پیٹوٹھینک ایسڈ سے بھرپور ہیں منقوں میں ریز ویراٹول نامی اینٹی آکسیدنٹ پایا جاتا ہے جو دل کے امراض سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اعصابی بیماریوں اور الزائمر سے بچاتا ہے۔ سیاہ انگوروں سے بنائے گئے منقوں میں اینتھوسیانیڈ نامی اینٹی آکسیدنٹ موجود ہوتا ہے جو اینٹی الرجک ردِ سوزش اور ردِ سرطان ہے۔ منقوں کی تعریف میں یہ بھی بتاتے چلیں کہ اس میں ٹارٹرک ایسڈ ٹیننس اور کیے چن نامی فلیورونائیڈ کمپائڈ پائے جاتے ہیں جو بول و براز کے معاملات درست رکھتے ہیں۔ ایک مٹھی بھر مفتے پانی میں رات بھر کے لئے بھگو کر صبح کو ذرا سا دودھ شامل کر کے پی لینا قبض سے نجات دلاتا ہے۔ تازہ ترین ریسرچ بتاتی ہیں کہ مفتے دل کے امراض میں مبتلا ہونے کا خطرہ کم کرتا ہے۔ پوناشیم سے بھرپور مفتے بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتے ہیں اور ان میں موجود اینٹی آکسیدنٹ کولیسترول کے انجذاب میں رکاوٹ بنتے ہیں اور بیماریوں کے خلاف لڑتے ہیں۔ مفتے آنکھوں کے لئے بھی بہت مفید ہیں منقوں میں موجود پولی فینولک فائٹونیوٹریٹ آکھوں کو فری ریڈیکلز سے تحفظ دیتا ہے جو موتیا بند کی وجہ بنتے ہیں اور قریہ کو کمزور



جیکی شروف نے ان کے ساتھ تصویر بنوانے والے ایک مداح کو مزاحیہ انداز میں مشورہ دیا کہ مجھے کمرے کے پاس سے نہیں



پکڑو بلکہ میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تصویر لو۔ بعد ازاں، ایک اور مداح جیکی شروف کے ساتھ سیلفی لینے کے لیے آگے بڑھا تو اداکار نے مداح کے سر پر تھپڑ مار دیا۔

بھارت میں ایجنسیاں نئی لڑکیوں

کا استحصال کرتی ہیں، نور فتنی

ممبئی: مراکشی کینیڈین ڈانسر، ماڈل اور بالی ووڈ اداکارہ نور فتنی نے بھارت میں اپنے کیریئر کے اذیت ناک دنوں کے بارے میں کہا کہ میں بالی ووڈ میں اپنے



کیریئر کے ابتدائی دنوں میں ممبئی کے ایک پارٹمنٹ میں رہائش پذیر تھی جہاں میرے علاوہ 9 لڑکیاں مقیم تھیں اور تمام ہی ذہنی مریض تھیں، ہم تین لڑکیاں ایک ہی کمرے میں رہتی تھیں۔ میں آج بھی وہ وقت یاد کرتی ہوں تو ذہنی اذیت میں مبتلا ہو جاتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت میں کاسٹنگ ایجنسیاں مکمل معاوضہ نہیں دیتی تھیں۔ نور فتنی نے مزید کہا کہ بھارت میں کچھ ایجنسیاں ایسی بھی ہیں جو نئی لڑکیوں کا استحصال کرتی ہیں اور بھارت میں ایجنسیوں سے تحفظ کے لیے کوئی قانون بھی نہیں ہے۔

نتائج کا اعلان کر دیا جائے گا۔ بی جے پی نے بھارتی اداکارہ کنگنا رناوت کو ہما چل پردیش کے شہر مندی سے لوک سبھا کا الیکشن لڑنے کے لیے ٹکٹ جاری کیا ہے۔

استاد اسد امانت علی خاں کو مداحوں

سے پچھڑے 17 برس بیت گئے

لاہور: نامور گلوکار استاد اسد امانت علی خاں کو مداحوں سے پچھڑے 17 برس بیت گئے۔ اسد امانت علی خاں نے 25 ستمبر 1955 کو موسیقی کے ایک مشہور



گھرانے پٹیالہ میں آنکھ کھولی، موسیقی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد استاد امانت علی خاں سے حاصل کی، والد کی وفات کے بعد چچا استاد بڑے فتح علی خاں کیساتھ خوب آواز کا جادو جگایا۔ کلاسیکل، نیم کلاسیکل، غزل اور ٹھمری سمیت دیگر اصناف میں مہارت رکھنے والے اسد امانت نے اپنے والد اور خاندانی روایت کو بھرپور انداز سے آگے بڑھایا۔ اسد امانت علی خاں کو حکومت پاکستان نے صدارتی ایوارڈ سے نوازا، وہ 8 اپریل 2007 کو لندن کے ایک اسپتال میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

جیکی شروف نے سیلفی لینے

والے مداح کو تھپڑ مار دیا

ممبئی: بھارت کے سینئر اداکار جیکی شروف نے سیلفی لینے والے مداح کے سر پر تھپڑ مار دیا جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق حال ہی میں جیکی شروف نے ممبئی میں مداحوں سے ملاقات کی، منفرد لباس میں ملبوس سینئر اداکار نے ہاتھ میں پودوں کے گملے بھی اٹھائے ہوئے تھے۔ وائرل ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ

ہندو ہونے پر فخر ہے کبھی گائے

کا گوشت نہیں کھایا، کنگنا رناوت

ممبئی: بھارتی میڈیا کے مطابق گزشتہ دنوں مہاراشٹر اسمبلی کے کانگریس اپوزیشن لیڈر وجے وڈیپوار نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ کنگنا رناوت گائے کا گوشت کھاتی ہیں اور اس کے باوجود بی جے پی (بھارتیہ جنتا پارٹی) نے انہیں الیکشن لڑنے کے لیے ٹکٹ جاری کر دیا۔ کانگریس لیڈر کے اس بیان کے بعد کنگنا رناوت نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس (سابق ٹوئٹر) پر جاری کیے گئے اپنے بیان میں کہا کہ میں گائے کا گوشت یا کسی اور قسم کا سرخ گوشت نہیں کھاتی، یہ انتہائی شرمناک ہے کہ میرے بارے میں بے بنیاد افواہیں پھیلانی جا رہی ہیں، کنگنا رناوت نے کہا کہ اس طرح کے بیان دے کر میری ساکھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن اب ایسے ہتھکنڈے کام نہیں آئیں گے کیونکہ میرے چاہنے والے مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ اداکارہ نے مزید کہا کہ میرے مداح جانتے ہیں کہ میں ایک قابل فخر ہندو ہوں اور اس طرح کی افواہیں



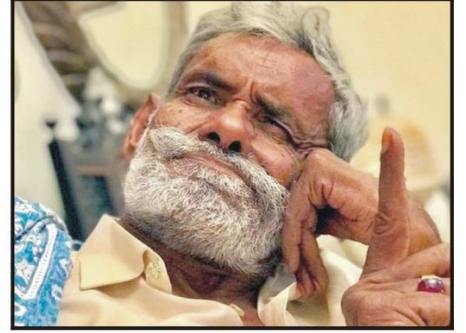
انہیں کبھی گمراہ نہیں کر سکتیں۔ واضح رہے کہ بھارت میں گائے رکھشا پر مختلف انتہا پسند جماعتیں اپنی سیاست چمکاتی آئی ہیں لیکن جب سے بی جے پی کی حکومت برسر اقتدار آئی ہے گائے کے تحفظ کے نام پر مسلمانوں پر ظلم و ستم میں اضافہ ہو گیا ہے۔ خیال رہے کہ بھارت میں عام انتخابات کا شیڈول جاری کر دیا گیا ہے جس کے تحت 19 اپریل کو انتخابات کا آغاز ہوگا اور 4 جون کو حتمی



ادبی ورثہ

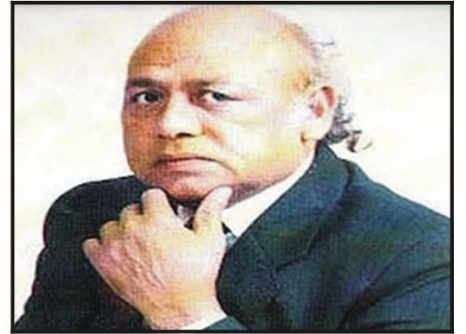


شاکر شجاع آبادی



جے تنگ ہوویں ساڈی ذات کولوں
دے صاف ڈسا تیڈی جان چھٹے
تیکوں پیار کیتا تیرے مجرم ہاں
دے سخت سزا تیری جان چھٹے
رب توں منگی ضائع نہیں تھیدی
منگ ڈیکھ دعا تیری جان چھٹے
ایویں مار نہ شاکر قسطن وچ
یکشت مکا تیری جان چھٹے

حبیب جالب



اس درد کی دنیا سے گزر کیوں نہیں جاتے
یہ لوگ بھی کیا لوگ ہیں مریوں نہیں جاتے
ہے کون زمانے میں مرا پوچھنے والا
ناداں ہیں جو کہتے ہیں کہ گھر کیوں نہیں جاتے
شعلے ہیں تو کیوں ان کو بھڑکتے نہیں دیکھا
ہیں خاک تو راہوں میں بکھر کیوں نہیں جاتے
آنسو بھی ہیں آنکھوں میں دعائیں بھی ہیں لب پر
بگڑے ہوئے حالات سنو کیوں نہیں جاتے

نازی رائٹس

مجھے تم یاد آتے ہو
سنو جاناں مجھے تم یاد آتے ہو
جب موسم بدلتا ہے
شام اترتی ہے
صبح کے کنارے پر
سورج ٹھہرتا ہے
سنو ماہی تیرے بن میں
یوں ادھوری ہوں
جیسے بن سر کے تال
میرے ہدم میرے محرم
میری خوابیدہ آنکھوں میں ٹھہرے سنہری خواب
تیری ذات کا
ڈھیر بن ہے
میرے حسن کا ڈھلتا چاند
تیری وفا کا سنگھار مانگتا ہے
پیا مجھے تم چاہو
سب سے جدا ہو کر
میری ذات میں فنا ہو کر
میری پلکوں پہ روکا سا ون
تیری آواز کی مٹھاس کا منتظر ہے
جو بوند بوند میرے چہرے پہ بہتا ہے
اور تیری یاد کا احساس تازہ کرتا ہے

خط

تم کو خط میں لکھوں گی
اور پھر بتاؤں گی
کہ تمہاری چاہت میں کتنا درد پایا ہے
کس طرح گزاری ہیں میں نے تمہارا تیں بھی
اس طرح گزارا ہے یہ ادھورا دن میں نے
تم کو کیا خبر ہوگی
تم تو اپنی دنیا میں

شعر کہہ رہے ہو گے

اور کچھ حسینائیں ہر غزل کے بدلے میں
پھول دے رہی ہوں گی
اور ان کے جھرمٹ میں
تم نشے کی حالت میں
خود میں جی رہے ہو گے
تم کو کیا خبر جانا
تم سے بات کرنے کو
یہ نظر ترستی ہے
ہو سکے تو آجا۔ دو گھڑی کو آجا
یہ تمہاری راحیلہ
آج بھی تمہاری ہے

راحیلہ غزل

احمد مشتاق



کیسے انہیں بھلاؤں محبت جنہوں نے کی
مجھ کو تو وہ بھی یاد ہیں نفرت جنہوں نے کی
دنیا میں احترام کے قابل وہ لوگ ہیں
اے ذلت وفا تری عزت جنہوں نے کی
تزئین کائنات کا باعث وہی بنے
دنیا سے اختلاف کی جرت جنہوں نے کی
آسودگان منزل لیلی اداس ہیں
اچھے رہے نہ طے یہ مسافت جنہوں نے کی
اہل ہوں تو خیر ہوں میں ہوئے ذلیل
وہ بھی ہوئے خراب محبت جنہوں نے کی



لی۔ سماجی رابطوں کی ویب سائٹ ایکس پراپنی پوسٹ میں انہوں نے لکھا کہ پاکستان کے لیے کھیلنے کا اب بھی خواب رکھتا ہوں۔ زندگی کبھی کبھی آپ کو اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کرنے کا موقع دیتی ہے۔ محمد عامر نے کہا کہ پی سی بی نے مجھے عزت دی، مجھے بتایا کہ پاکستان کے لیے اب بھی کھیل سکتا ہوں، ٹی ٹوٹی ورلڈ کپ کے لیے دستیابی دیتا ہوں۔ فاسٹ بولر محمد عامر نے کہا ملک کے لیے فیصلے پر نظر ثانی کی، میرا ملک میری ذات سے پہلے آتا ہے، پاکستان کی شرت پہننا ہمیشہ سے بڑی خواہش رہی ہے اور رہے گی۔

ویسٹ انڈیز ویمن کرکٹ سیریز کیلئے 20 ممکنہ کھلاڑیوں کا اعلان

سپورٹس ڈیسک: ویسٹ انڈیز ویمن کرکٹ سیریز کے لیے 20 ممکنہ کھلاڑیوں کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا۔ ویسٹ انڈیز کے خلاف سیریز کے لیے جن ممکنہ



کھلاڑیوں کا اعلان کیا گیا ہے ان میں عالیہ ریاض، عائشہ ظفر، بسمہ معروف، ڈیانایک، فاطمہ ثناء، غلام فاطمہ، گل فیروزہ، منیبہ علی، ناجیہ علوی، نشرہ سندھو، نتالیہ پرویز، ندا ڈار، راین شمیم، صدف شمس، سعدیہ اقبال، سدرہ امین، سدرہ نواز، طوبی حسن، ام ہانی اور وحیدہ اختر شامل ہیں۔ ممکنہ کھلاڑی 2 اپریل سے کراچی میں تربیتی کیمپ میں حصہ لیں گی۔ ویسٹ انڈیز ویمنز کرکٹ ٹیم 14 اپریل کو کراچی پہنچے گی۔ سیریز 3 ون ڈے اور پانچ ٹی 20 میچز پر مشتمل ہے۔ سیریز کے 3 ون ڈے آئی سی سی ویمنز چیمپئن شپ کا حصہ ہیں۔

فیفا ورلڈ کپ کوالیفائر: افغانستان نے بھارت کو دھول چٹادی

سپورٹس ڈیسک: فیفا ورلڈ کپ کوالیفائر میں افغانستان نے ہوم گرانڈ پر بھارت کو دھول چٹادی۔ گوبائی کے اندرا گاندھی اسٹیڈیم میں کھیلے گئے فیفا



ورلڈ کپ کوالیفائر کے اہم مقابلے میں افغانستان نے بھارتی ٹیم کو 2 کے مقابلے ایک گول سے شکست دیکر رسوا کر دیا۔ جیت کے ساتھ افغان ٹیم کی رینٹنگ میں بھی 4 درجے بہتری آئی اور وہ 151 ویں نمبر پر آگئی جبکہ بھارتی ٹیم کی رینٹنگ میں کمزور حریف سے شکست کے بعد 2 درجے تنزیل ہوئی اور 120 سے 122 ویں نمبر پہنچ گئی۔ دوسری جانب بھارتی کپتان سنیل چھتری نے بلیوز کے لیے اپنے 150 ویں میچ میں اپنا ریکارڈ 94 واں بین الاقوامی گول کیا تاہم وہ میچ جیتنے میں ناکام رہے۔ افغان ٹیم کی جانب سے 70 ویں منٹ میں رحمت اکبری جبکہ شریف محمد نے کھیل اختتامی لمحات میں گول کر کے ٹیم کو فتح سے ہمکنار کر دیا۔

محمد عامر نے بھی ریٹائرمنٹ واپس لے لی
سپورٹس ڈیسک: قومی کرکٹر عماد وسیم کے بعد فاسٹ بولر محمد عامر نے بھی ریٹائرمنٹ واپس لے



کرکٹ کے بعد ہاکی میں بھی غیر ملکی کوچ لانے کا فیصلہ

سپورٹس ڈیسک: کرکٹ کے بعد ہاکی فیڈریشن نے بھی غیر ملکی ہیڈ کوچ لانے کا فیصلہ کر لیا۔ نونمب صدر طارق گبٹی عید کے بعد وزیراعظم سے ہاکی مسائل پر بات کریں گے جبکہ ورلڈ اولمپنز پاکستان ہاکی ٹیم کی کوچنگ کے مضبوط امیدوار ہیں۔ صدر پی ایچ ایف طارق گبٹی نے ورلڈ اولمپنز سے رابطہ کی تصدیق کی ہے، ان کا کہنا ہے کہ غیر ملکی ہیڈ کوچ کے ساتھ پاکستانی کوچز معاونت کر کے کھلاڑیوں کی خامیوں کو دور کریں گے۔ ہاکی کا بالکل بدل چکی ہے، غیر ملکی کوچز ہی ٹیم کی کارکردگی میں نکھار لاسکتے ہیں۔ پاکستانی کوچز بھی بہت اہل ہیں لیکن جدید ہاکی میں آگے بڑھنے کیلئے انہیں کوچز پر انحصار مجبوری ہے۔ اذلان شاہ ہاکی ٹورنامنٹ کیلئے قومی ٹیم کا تربیتی کیمپ 15 اپریل سے اسلام آباد میں لگے گا، 44 کھلاڑیوں کو تربیتی کیمپ میں بلایا جا رہا ہے، اعلان ایک



سے دو روز میں ہوگا۔ 2 سال میں پاکستانی ٹیم کو دنیا کی 6 بہترین ٹیموں میں دیکھنا چاہتا ہوں، طارق گبٹی نے اس عزم کا اظہار کیا کہ پاکستان کی ٹیم تمام ایونٹس میں شرکت کیا کرے گی۔ عید کے بعد وزیراعظم سے ملاقات کر کے ہاکی مسائل پر بات کروں گا، ہاکی فیڈریشن اس وقت ساڑھے 8 کروڑ روپے کی مقروض ہے، یقین ہے کہ حکومت بھرپور سپورٹ کرے گی۔ صدر پی ایچ ایف کے مطابق عمان میں پیرس اولمپکس اور ہاکی فائو اے سائیڈ ورلڈ کپ میں شریک کھلاڑیوں کے ڈیلی انٹرنیڈا کر دیئے ہیں، ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی بھی کی جا رہی ہے۔

خصوصی رپورٹس

ایک غیر سرکاری تنظیم ایکسپلورنگ فیوچر فاؤنڈیشن (ایف ایف ایف) نے 2018 میں ٹرانس جینڈرز کے لیے دی جینڈر گارڈین کے نام سے پہلا اسکول قائم کیا تھا۔

لاہور میں غیر قانونی یتیم خانے سے 32 کمسن بچے ریسکیو

لاہور: غیر قانونی یتیم خانے سے 32 کم سن بچوں کو ریسکیو کر لیا گیا۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے ایک کارروائی میں لاہور کے علاقے گجومتہ میں قائم غیر قانونی یتیم خانہ سے 32 کم سن بچوں کو ریسکیو کر لیا گیا۔ کارروائی سے قبل ٹیم نے ملت ٹان کے علاقے میں بنائے گئے گھرانہ یتیم خانہ کا دورہ کیا، جہاں کمسن اور معصوم بچے انتہائی گندے ماحول اور کمپرسی کی حالت میں رکھے گئے تھے۔ بیورو کی ٹیم نے تمام 32 بچوں جن میں 18 لڑکے اور 14 لڑکیاں ہیں، کو ریسکیو کر کے چائلڈ پروٹیکشن بیورو لاہور منتقل کر دیا، جہاں اب ان بچوں کی دیکھ بھال کی جائے گی جب کہ غیر قانونی یتیم خانہ کی سربراہ نگینہ قمر کے خلاف پی ڈی این سی ایکٹ 2004 کی دفعہ 20 اے اور دفعہ 34 کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب کی چیئر پرسن ورنن پنجاب اسمبلی سارہ احمد نے بتایا کہ قانون کے مطابق لاوارث، بے سہارا اور یتیم



بچوں کو قیام کی سہولت فراہم کرنے والے ادارے کا بیورو کے پاس رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے۔ ایسے ادارے جو بیورو کے پاس رجسٹرڈ نہیں ہیں، ان کے خلاف کارروائی کی جاسکتی ہے۔

بنیادی طور پر ان ٹرانس جینڈر بچوں کے لئے ہیں جنہیں ان کے خاندان قبول نہیں کرتے ہیں۔ اس درسگاہ میں تین بلاک بنائے گئے ہیں، ایک بلاک میں اسکول ہے، دوسرے میں ووکیشنل سینٹر اور تیسرے بلاک میں ہاسٹل بنایا گیا ہے۔ حمزہ عتیق کہتے ہیں کہ تحفظ درسگاہ میں 18 برس کی عمر تک کے ٹرانس جینڈر بچوں کو رکھا جائے گا جہاں انہیں اے اور او لیول کی تعلیم دی جائے گی، اس مقصد کے لیے جو ٹیچرز منتخب کیے گئے ہیں ان میں ٹرانس جینڈر بھی شامل ہیں جبکہ ایسے ٹرانس جینڈر جو اپنی کمیونٹی کی فلاح و بہبود کے لیے طویل عرصہ سے جدوجہد کر رہے ہیں ان کی خدمات بطور والیئر حاصل کی گئی ہیں۔ تحفظ درسگاہ کی جہاں ٹرانس جینڈر کمیونٹی کی طرف سے تعریف کی جا رہی ہے وہیں انہیں کچھ خدشات بھی ہیں۔ سب



سے اہم ٹاسک ٹرانس جینڈر بچوں کی تلاش اور پھر ان کے والدین کو اس بات پر آمادہ کرنا ہوگا کہ وہ اپنے بچے کو ٹرانس جینڈر کے اس اسپیشل اسکول میں داخل کروائیں۔ پنجاب پولیس کی معاونت سے ٹرانس جینڈر کمیونٹی کے لیے قائم کیا جانے والا یہ پہلا اسکول ہے تاہم یہ دعویٰ درست نہیں کہ لاہور میں ٹرانس جینڈرز کے لئے یہ پہلا اسکول ہے۔ اس سے قبل محکمہ اسکول ایجوکیشن لاہور سمیت پنجاب کے مختلف اضلاع ملتان، بہاولپور اور ڈیرہ غازیخان میں بھی اسکول قائم کیے جا چکے ہیں تاہم بد قسمتی سے یہ اسکول اس طرح فعال کردار ادا نہیں کر رہے جس طرح کی توقعات تھیں۔ جبکہ خواجہ سراؤں کو ماہانہ 10 ہزار روپے وظیفہ دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اب ان اسکولوں میں خواجہ سرا ہنر سیکھنے آرہے ہیں۔ لاہور میں

انصاف کے شعبے سے منسلک

خواتین کے اعداد و شمار جاری

اسلام آباد: لائینڈ جسٹس کمیشن نے انصاف کے شعبے سے منسلک خواتین کے اعداد و شمار جاری کر دیے ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق ملک بھر میں 3142 ججز



ہیں جن میں سے 572 خواتین ہیں جبکہ خواتین ججز کی تعداد مجموعی طور پر 18 فیصد ہے۔ سپریم کورٹ اور ہائیکورٹس میں صرف 7 خواتین ججز ہیں جبکہ ملک بھر کی اعلیٰ عدلیہ میں ججز کی کل تعداد 126 ہے۔ ضلعی عدلیہ میں 2451 مرد ججز جبکہ 565 خواتین ہیں۔ ملک بھر میں وکلاء کی کل تعداد 2 لاکھ 30 ہزار 897 ہے جن میں 40 ہزار خواتین شامل ہیں جبکہ 2210 پراسیکیوٹرز ہیں جن میں 341 خواتین شامل ہیں۔

خواجہ سرا بچوں کے لیے تحفظ

درسگاہ کے نام سے اسکول قائم

لاہور: لاہور کے وائٹ لائف پارک جلو کے قریب ٹرانس جینڈر بچوں کے لیے قائم کی گئی تحفظ درسگاہ میں داخلوں کے لیے رجسٹریشن کا عمل جاری ہے اور یہاں بہت جلد کلاس کا آغاز ہو جائیں گے۔ ٹرانس جینڈر بچوں کو یہاں پرائمری سے او لیول تک تعلیم کے ساتھ مختلف ہنر بھی سکھائے جائیں گے جبکہ ٹرانس جینڈر بچوں کو مفت رہائش بھی دی جائے گی۔ تحفظ درسگاہ برطانوی کریکٹم اینڈ ایکریڈیشن بورڈ (یو کے کب) نے پنجاب پولیس کی معاونت سے قائم کی ہے۔ یو کے کب کے نمائندے اور تحفظ درسگاہ کے کوآرڈینیٹر حمزہ عتیق نے بتایا تحفظ درسگاہ

عورت پر تشدد مردانگی نہیں بزدلی ہے
مکرمی! حکومتی سطح پر کئی ایسے قوانین بنائے گئے ہیں اور بنائے جا رہے ہیں جنہیں خواتین کے حقوق کے قوانین کہا جاتا ہے۔ مگر افسوس کہ وہ قوانین ابھی تک



صرف کاغذوں اور فائلوں تک محدود ہیں اور ان پر مکمل عمل درآمد نہ ہونے کے باعث آج بھی خواتین اپنے حقوق کی خاطر در بدر کی ٹھوکریں کھاتی پھر رہی ہیں۔ کہنے کو تو یہی کہا جاتا ہے کہ عورت قابل احترام ہے، مرد اور عورت ایک گاڑی کے دو پیسے ہیں مگر عملی طور پر آج بھی عورت کو پاؤں کی جوتی اور ناقص اعتقل سمجھا جاتا ہے۔ ریاست کے بنیادی ستون پارلیمنٹ میں بھی خواتین کو نمائندگی کے مواقع دیئے گئے۔ مگر وہ بھی خواتین کے بنیادی حقوق کے تحفظ اور صنفی انصاف کیلئے کوئی خاطر خواہ کردار ادا نہ کر سکیں۔ اپنے بنیادی حقوق اور صنفی انصاف کے بارے میں شعور بیداری واگاہی کی اصل حقدار دور دراز کی دیہاتی عورت ہے جو آج بھی کولہو کے بیل کی طرح اور غلامانہ زندگی گزار رہی ہے۔ اور یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ دنیا میں کوئی بھی معاشرہ خواتین کو صنفی انصاف اور ان کے بنیادی حقوق دیئے بغیر مہذب نہیں کہلا سکتا۔ ان حوا کی بیٹیوں کے حقوق کا استحصال کرنے کی بجائے رویوں میں مثبت تبدیلی لانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ عورتوں پر تشدد کرنا مردانگی نہیں بلکہ ایک مکروہ فعل ہے۔ تشدد کی شکار عورتوں کی مدد کریں اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔ صنفی مساوات کے لئے ہم سب کو مل کر کام کرنا ہوگا۔

اللہ ڈیو انجم۔ دھنوت

لوگ کیا کہتے ہیں؟

ماحولیاتی آلودگی سانس کی بیماریوں کی بڑی وجہ!

مکرمی! سموگ کی وجہ سے لاہور آلودہ ترین شہروں میں پہلے جبکہ کراچی چوتھے نمبر پر ہے جس پر قابو پانے کیلئے کراچی سمیت دیگر شہروں میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں پر فوری پابندی عائد ہونی چاہئے تاکہ پاکستان کو ماحولیاتی آلودگی سے بچایا جاسکے فضا آلودہ ہونے کی وجہ سے عوام کا سانس لینا بھی مشکل ہو گیا ہے اس لئے عوام کو چاہئے کہ وہ گھر سے باہر نکلتے وقت ماسک کا استعمال لازمی کریں تاکہ پھیپھڑوں اور سانس کے امراض سے بچا جاسکے۔ COPD دائمی پلمونری بیماری جو پھیپھڑوں کو شدید متاثر کرتی ہے پھیپھڑوں کے امراض سے بچاؤ کیلئے احتیاط نہایت ضروری ہے جبکہ اس مرض میں مبتلا مریض کو مکمل اور صحیح علاج کی مدد سے صحت یاب کیا جاسکتا



ہے۔ پاکستان میں نوجوانوں کے علاوہ خواتین اور بچے بھی سگریٹ نوشی جیسی بری عادات میں مبتلا ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے پھیپھڑوں کے علاوہ دیگر امراض میں بھی خطرناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے جو ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے ملک میں بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کیلئے عوام زیادہ سے زیادہ شجرکاری کریں اور اپنے حصے کا ایک درخت ضرور لگائیں تاکہ دنیا کو گلوبل وارمنگ سے بچایا جاسکے۔

ڈاکٹر شکیل احمد صدیقی، کراچی

ادویات کی قیمتوں میں ناقابل برداشت اضافہ!

مکرمی! میڈیشن کی قیمتوں میں کئی گنا اضافہ عام طبقہ کیلئے موت کے پیغام سے کم نہیں ہے۔ ادویات کی قیمتوں وقفہ وقفہ کے ساتھ اضافہ نے عام طبقہ کو پریشان کر کے رکھ دیا۔ امراض قلب شوگر بلڈ پریشر کڈنی



سمیت دیگر مریضوں کو اکثر اوقات رقم کم ہونے پر میڈیشن خریدے بغیر واپس جانا پڑتا ہے۔ مریضوں کو سرکاری ہسپتالوں میں پہلے جو ریلیف ملتا تھا اب وہ بھی چھین لیا گیا ہے اب تو لیبارٹری ٹیسٹ کی بھی فیس ادا کرنا پڑتی ہے اور مریضوں کو ہاتھ میں میڈیشن باہر سے خریدنے کی پرچی تھامادی جاتی ہے۔ آبادی کی اکثریت بیروزگاری اور کم آمدنی کے باعث بڑھتی ہوئی میڈیشن لیبارٹری ٹیسٹ کے بھاری اخراجات اور ڈاکٹروں کی بھاری فیس اور آنے جانے کے اخراجات سے پریشان ہو کر عطائیوں سے علاج کروانے پر مجبور، اور سلف میڈیشن کا استعمال کر کے بیماریوں کا مقابلہ کرنے پر مجبور ہے۔ عطائیوں کے علاج سے معدے کیسٹرونگر بلڈ پریشر کڈنی سمیت دیگر امراض کو فروغ مل رہا ہے، اس کے باوجود عوام کا پرسان حال کوئی بھی نہیں ارباب اختیار سے التماس ہے کہ، سرکاری ہسپتالوں میں لیبارٹری ٹیسٹ سمیت علاج و معالج کی مفت سہولت فراہم کی جائیں۔

علی حسن، لاہور

انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر ایک نظر

مختلف اخبارات میں شائع ہونیوالی خبروں اور ہیومن رائٹس واچ کے رپورٹرز اور نامہ نگاروں کی جانب سے بھجوائی گئی رپورٹس کے مطابق گزشتہ ماہ کے دوران ہونیوالی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی درج ذیل تفصیلات دی جا رہی ہیں

نامعلوم افراد نے ماں کو زہر دے کر تین بچوں کو گلا کاٹ کر قتل کر دیا

ساہیوال: ساہیوال کے نواحی گاؤں چودہ ایل میں نامعلوم افراد نے گھر میں داخل ہونے کے بعد ماں کو زہر پلایا جبکہ اس کے تین بچوں کو تیز دھار آلے سے ذبح کر کے قتل کر دیا۔ ریسکیو حکام کے مطابق خاتون کو تشویشناک حالت میں اسپتال منتقل کر دیا گیا جہاں ڈاکٹر ز اس کی جان بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ مرنے والے بچوں میں دو بہنیں 7 سالہ علیشا، پانچ سالہ سعدیہ اور ایک ڈھائی سالہ بھائی فرقان شامل ہے۔ ایس ایچ او تھانہ کسوال کی پولیس نے موقع پر پہنچ کر شواہد اکٹھے کر لیے۔

درندہ صفت کی 5 سالہ بچی کیساتھ بد فعلی

چٹوکی: تھانہ سٹی چٹوکی پولیس کے مطابق چٹوکی کے علاقے پرانی منڈی میں کاشف چوک کے رہائشی 5 سالہ ہادی کی ساتھ اباش ملزم کی جانب سے مبینہ طور پر بد فعلی کا واقعہ پیش آیا ہے۔ درندہ صفت ملزم بچے کی حالت غیر ہونے پر اسے چھوڑ کر موقع سے فرار ہو گیا جبکہ کم سن بچے کو طبی معائنے کے لیے ٹی ایچ کیو اسپتال چٹوکی منتقل کر دیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ورثا کی جانب سے درخواست ملتے ہی ملزم کیخلاف مقدمہ درج کر کے مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

دوران حراست شہری جاں بحق، پولیس

اہلکار گھر کے قریب لاش چھوڑ گئے

کراچی: کراچی کے علاقے منگھوپیر تھانے کی حدود میں پولیس پارٹی نے 12 جنوری 2024 کو قیام الدین نامی شہری کو حراست میں لیا اور پھر اسے چھٹھڑی لگا کر بھائی کے گھر لے جا کر تلاشی بھی لی۔ بعد ازاں ایس آئی یو کے اہلکار شہری کو تھوڑی دیر میں رہا کرنے کی یقین

فرار ہو گئے۔ ہلاک ملزم احمد خان اور اس کا ساتھی اسٹریٹ کرائم کی وارداتوں میں انتہائی مطلوب تھے۔ ملزمان نے چند روز قبل فائرنگ کر کے پولیس اے ایس آئی شعیب کو زخمی کیا تھا۔ ہلاک ملزمان کی لاشیں پوسٹ مارٹم کے لیے اسپتال منتقل کر دی گئی ہیں۔

خاتون سے ساتھ نازیبا حرکت

کا ایک اور واقعہ رپورٹ

کراچی: کراچی میں راہ چلتی خواتین کے ساتھ نازیبا حرکت کرنے کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے، تازہ واقعہ نارتھ کراچی سیکٹر 11 اے میں ٹرومین اسکول کے قریبی گلی میں پیش آیا اور لڑکوں میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ایک خاتون ایک بچے کے ہمراہ جا رہی ہے اسی دوران ایک موٹر سائیکل سوار شخص اس کے قریب آیا اور غیر اخلاقی حرکت کر کے وہاں سے فرار ہو گیا۔

6 سالہ بچے کے اغوا میں

ملوث سگ چاچا گرفتار

کراچی: پیر آباد تھانے کے علاقے اسلامیہ کالونی سے 6 سالہ معصوم بچے عمر کو نامعلوم ملزمان اغوا کر کے اپنے ہمراہ لے گئے تھے، اغوا کاروں نے بیرون ملک مقیم بچے کے والد سے بذریعہ فون 5 لاکھ روپے تاوان کا مطالبہ کیا تھا۔ ایس ایس پی ویسٹ شادابن مسیح کی ہدایت پر مغوی بچے کی بازیابی اور اغوا کاروں کی گرفتاری کے لیے خصوصی ہدایات جاری کی تھی جس پر پولیس نے ٹیکنیکل بنیادوں پر کارروائی کرتے ہوئے مغوی بچے کو بحفاظت بازیاب کر کے اس کے اغوا میں ملوث ملزم کو گرفتار کر لیا۔ پیر آباد پولیس کے مطابق گرفتار ملزم کی شناخت ہاشم ولد محمد نظر خان کے نام سے ہوئی جو کہ مغوی بچے کا سگ چاچا ہے ملزم نے بیرون ملک مقیم اپنے بھائی سے

دہائی کراتے ہوئے اپنے ہمراہ لے گئے اور اہل خانہ کو دھمکایا کہ وہ کسی بھی قسم کی کہیں کوئی شکایت درج نہ کرائیں۔ اس کے بعد قیام الدین کی لاش گھر کے قریب سے برآمد ہوئی، جس پر بھائی نے منگھوپیر تھانے میں جا کر تمام صورت حال سے آگاہ کیا اور پھر پولیس نے واقعے کا مقدمہ درج کر لیا۔ مدعی مقدمہ نے بتایا ہے کہ پولیس پارٹی میں شامل افراد سادہ لباس تھے جن کے پاس پولیس موہاں بھی موجود تھی، بھائی کا صبح تک انتظار کرتا رہا پھر ساڑھے دس گیارہ بجے کے قریب گلی کے بچوں نے بتایا کہ ایک خالی پلاٹ میں لاش پڑی ہے، جب موقع پر پہنچا تو میرے بھائی نظام الدین کی لاش خالی پلاٹ میں پڑی ہوئی تھی۔ پولیس نے تشدد سے ہلاک شہری نظام الدین کے بھائی قیام الدین کی مدعیت میں مقدمہ درج کر لیا۔

چند گھنٹوں کے دوران 2 پولیس

مقابلے، 6 ڈاکو مارے گئے

کراچی: ابتدائی تحقیقات کے مطابق ملزمان سے پولیس یونیفارم بھی برآمد ہوئے ہیں۔ یہ ڈکیت گینگ لوٹ مار کی وارداتوں کے دوران پولیس یونیفارم استعمال کرتا تھا۔ ملزمان نے کینیڈا سے آئے ایک شہری کے ساتھ بھی واردات کی تھی۔ ملزمان اتر پورٹ پر ریکی کرتے اور بیرون ملک سے آنے والے شہریوں کو ٹارگٹ کرتے تھے۔ بین الصوبائی گینگ کے ارکان کراچی، لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی سمیت دیگر علاقوں وارداتیں کرتے تھے۔ گینگ مختلف اضلاع میں متعدد وارداتوں میں ریکارڈ یافتہ تھا۔ ملزمان کو اس سے پہلے بھی تھانہ کینٹ کے علاقے سے گرفتار کر کے چالان کیا گیا تھا۔ دوسرا پولیس مقابلہ تھانہ مورگاہ کے علاقے میں ہوا جہاں موٹر سائیکل پر سوار 4 ملزمان نے پولیس پر فائرنگ کی، جوابی فائرنگ میں 2 ملزم ہلاک جب کہ 2

ذاتی رنجش کی بنا پر اپنے بھتیجے کو اغوا کیا اور بھائی سے تادان کا مطالبہ کیا تھا۔ واقعے کا مقدمہ الزام نمبر 95/2024 مغوی بچے کے چچا غیرت خان کی مدعیت میں تھانہ پیر آباد میں درج کیا گیا تھا۔ گرفتار ملزم اس سے قبل بھی اپنے ہی ایک اور بھائی کے قتل کے مقدمے میں گرفتار ہو کر پیر آباد تھانے سے جیل جا چکا ہے۔

باپ نے بیٹے کو قتل کر دیا

کراچی: پرانی سبزی منڈی میں باپ نے جھگڑے کے دوران بیٹے کو سر پر وزنی چیز مار کر قتل کر دیا۔ واقعہ پرانی سبزی منڈے کے قریب بلوچ پاڑہ میں پیش آیا جہاں گھریلو جھگڑے کے دوران باپ نے بیٹے کے سر پر وزنی چیز مار کر قتل کر دیا اور موقع سے فرار ہو گیا، مقتول کی لاش ایڈھی کے رضا کاروں نے ضابطے کی کارروائی کے لیے جناح اسپتال پہنچائی۔ ایس ایچ او پی آئی بی کالونی فیصل گل نے بتایا کہ ابتدائی تفتیش کے دوران معلوم ہوا ہے کہ بلوچ پاڑہ نزد پرانی سبزی منڈی کے ایک گھر میں جھگڑے کے دوران ملزم منور نے اپنے بیٹے 30 سالہ آصف کے سر پر کوئی وزنی چیز مار کر اسے شدید زخمی کر دیا تھا۔ فیصل گل کے مطابق سر پر گہری اندرونی چوٹ آنے کے باعث آصف موقع ہی پر جاں بحق ہو گیا جبکہ اس کا ملزم باپ فرار ہو گیا جس کی تلاش جاری ہے۔ انھوں نے بتایا کہ باپ اور بیٹا دونوں نشے کے عادی تھے تاہم پولیس مزید تفتیش کر رہی ہے۔

جعلی اسناد پر سرکاری نوکری

بہن نے بھائی کو جیل بھجوا دیا

کراچی: بہن نے جعلی دستاویزات پر سرکاری نوکری حاصل کرنے پر بھائی کو جیل بھجوا دیا۔ کراچی میں اینٹی کرپشن عدالت نے جعلی اسناد پر سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے مقدمے کا فیصلہ سنایا۔ اینٹی کرپشن عدالت نے جعلی اسناد پر پولیس اہلکار بھرتی ہونے کا جرم ثابت ہونے پر ملزم کو 3 سال قید کی سزا سنائی۔ استغاثہ جرم ثابت کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ عدالت نے ملزم پولیس اہلکار خدا بخش کو 3 سال قید اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ عدالت نے مجرم کو گرفتار کر کے جیل بھیجے کا حکم دے دیا۔ پراسیکیوشن کے مطابق ملزم خدا

بخش میٹرک کے جعلی شوقیت پر پولیس کے ضلع ایسٹ کراچی میں بھرتی ہوا تھا۔ ملزم نے سرکاری ملازمت کے لیے میٹرک کا جعلی شوقیت جمع کرایا جبکہ ملزم خدا بخش 8 ویں پاس ہے۔ ملزم کے خلاف اس کی بہن نے اینٹی کرپشن میں شکایت درج کرائی تھی۔

بے روزگاری سے تنگ نوجوان کی

زیرو پوائنٹ پل سے لٹک کر خودکشی

اسلام آباد کے زیرو پوائنٹ پل پر گزشتہ رات لگتی ہوئی لاش دیکھی گئی۔ تھانہ آپارہ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو اپنی تحویل میں لے کر ہسپتال منتقل کر دیا۔ پولیس کے مطابق فیصل ایونیو پر پیدل چلنے والے افراد کے لیے قائم پل پر لگتی لاش 30 سالہ عمر شہام کی ہے جو آئی نائن ون مسلم کالونی کا رہائشی تھا۔ عمر شہام نے خودکشی کی ہے۔ اس کے والد نے پولیس کو بتایا کہ بے روزگاری کے سبب میرا بیٹا ذہنی دبا کا شکار تھا۔ وہ پیشے کے اعتبار سے مستری تھا۔ اس سے قبل وہ دہی بھی رہ چکا ہے۔ پولیس کو ورثانے بتایا کہ اسے بچپن میں سر پر چوٹ لگی تھی جس کے بعد سے وہ ذہنی طور پر اپ سیٹ رہتا تھا تاہم حالیہ بے روزگاری کے سبب اس کا دماغی توازن زیادہ خراب ہوا۔

کرنٹ لگنے سے تین محنت کش جاں بحق

راولپنڈی: صادق آباد کے علاقے میں کرنٹ لگنے سے 3 محنت کش جاں بحق ہو گئے۔ ریسکیو ذرائع کے مطابق صادق آباد حاجی چوک کے قریب تین رنگ ساز لوہے کی سیڑھی پر چڑھ کر اسکول کی عمارت پر رنگ کر رہے تھے کہ سیڑھی بجلی کے تاروں سے ٹکرائی۔ کرنٹ لگنے کے بعد تینوں محنت کشوں کو فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا جہاں وہ دوران علاج انتقال کر گئے۔ ریسکیو حکام کا کہنا ہے کہ جاں بحق ہونیوالے افراد کی شناخت 22 سالہ عمر دراز، 20 سالہ مظفر اور امتیاز کے نام سے کی گئی ہے۔

طالبہ کو ہراساں کر نیوالا ٹیکسی ڈرائیور گرفتار

لاہور: یونیورسٹی جانے والی طالبہ کو ہراساں کرنے والے ٹیکسی ڈرائیور کو گرفتار کر لیا گیا۔ ترجمان کے مطابق رانیوڈ کے علاقے میں پریشان لڑکی نے 15 ایمرجنسی پر کال کی، جس کے بعد سیف سٹی نے لڑکی کو ہراساں کرنے والے کارڈرائیور کو گرفتار کر لیا۔ نجی ٹیکسی ڈرائیور

نے یونیورسٹی جانے والی لڑکی کو ہراساں کرنے کی کوشش کی تھی، جس کی شکایت پریسیف سٹی ٹیم نے لڑکی کو دلاسہ دیتے ہوئے پولیس کو فوراً ریسکیو کے لیے بھیجا۔ نواب ٹان پولیس نے موقع پر پہنچ کر لڑکی کو ریسکیو کیا اور سیف سٹی کیمروں کی مدد سے ملزم کی گاڑی کو ٹریس کرتے ہوئے ہراساں کرنے والے کو گرفتار کر لیا۔ ترجمان سیف سٹی کا کہنا ہے کہ خواتین اپنے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے موبائل میں ویمن سیفٹی ایپ انسٹال کریں۔ خواتین ویمن سیفٹی ایپ لائیو چیٹ اور 15 ایمرجنسی فوج سے فوری مدد حاصل کر سکتی ہیں۔ اب تک 3 لاکھ سے زائد خواتین پنجاب پولیس ویمن سیفٹی ایپ انسٹال کر چکی ہیں۔

گیس لکچ سے دھماکا، ماں بیٹی جاں بحق

اسلام آباد: تھانہ آپارہ کی حدود سکسٹر جی سکس ٹو میں گھر میں گیس لکچ کے دھماکے کے باعث ماں اور بیٹی جاں بحق ہو گئیں۔ عینی شاہدین کے مطابق محلے میں گیس لکچ بہت زیادہ تھی جس وجہ سے گھر کے اندر گیس لکچ پھیل گئی جس سے زور دار دھماکا ہوا، گھر والوں نے سوئی گیس ڈیپارٹمنٹ کو کٹی بار آگاہ کیا لیکن انہوں نے لکچ کو چیک تک نہ کیا۔ ریسکیو حکام کے مطابق گیس لکچ دھماکے کی وجہ سے گھر میں موجود چھ سالہ بچی اور اس کی والدہ جاں بحق ہو گئیں جنہیں فوری اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ متعلقہ تھانہ آپارہ کی پولیس اور ریسکیو ٹیمیں موقع پر موجود ہیں۔

چیز لینے گئی کمسن بچی اغوا

ملزم کی فوج سامنے آگئی

رحیم یار خان: نواں کوٹ میں پانچ سالہ بچی آرزو ساجد کے اغوا کا واقعہ پیش آیا ہے، بچی چیز لینے کے لیے دکان گئی جہاں اسے نامعلوم ملزم اٹھا کر لے گیا، بچی کو اغوا کر کے لے جانے والے ملزم کی سی سی ٹی وی فوج بھی سامنے آگئی۔ ویڈیو میں ملزم کو بچی کو اٹھا کر لے جاتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے، نواں کوٹ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے، ملزم کی واضح فوج سامنے آنے کے باوجود بھی انویسٹی گیشن پولیس ملزمان تک نہ پہنچ سکی۔ اہل خانہ نے آئی جی پنجاب سے نوٹس لینے کا مطالبہ کر دیا۔



INTERNATIONAL NEWS

بین الاقوامی خبریں

6,200 افراد موجود تھے ان پر خودکار ہتھیاروں سے فائرنگ کی اور ساتھ ہی دستی بموں سے حملہ کیا۔ جائے وقوع پر موجود ایک صحافی نے بتایا کہ مسلح افراد نے خودکار فائرنگ کی اور دستی بم یا آگ لگانے والا بم پھینکا جس سے آگ تیزی سے کنسرٹ ہال میں پھیل گئی۔ انہوں نے بتایا کہ دہشت گرد ہال میں موجود لوگوں پر تقریباً 20 منٹ تک گولیاں برساتے رہے۔ روسی ریسکیو سروسز نے کروکس سٹی ہال کے تہہ خانے سے تقریباً 100 سے زائد افراد کو نکال کر فوری طبی امداد کے لیے اسپتال روانہ کیا تاہم میڈیا رپورٹس کے مطابق فائر فائٹنگ عملے نے آگ پر قابو پایا، جبکہ نیشنل گارڈ فورس حملہ آوروں کی تلاش کر رہی ہے۔

شام؛ بارودی سرنگ دھماکے میں

8 بچے جاں بحق اور 2 زخمی

نیٹ نیوز: شام میں عسکریت پسندوں کی جانب سے فوج کو نشانہ بنانے کے لیے زیر زمین چھپایا گیا بارودی مواد پھٹنے سے 8 بچے جاں بحق جب کہ ایک خاتون اور ایک بچہ زخمی بھی ہوئے۔ عالمی خبر رساں



ادارے کے مطابق یہ واقعہ شام کے جنوبی صوبے دراکے میدانی علاقے میں پیش آیا جہاں بچے کھیل رہے تھے کہ اچانک دھماکا ہو گیا اور ہر طرف انسانی اعضا بکھر گئے۔ انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والی ایک غیر ملکی آبرو بیڑی کا کہنا ہے کہ دھماکے میں اپنی جان سے جانے والے بچوں کی عمریں 4 سے 12 سال کے درمیان ہیں اور سب ایک ہی محلے کے رہائشی تھے۔ یاد رہے 2011 سے شام میں داعش اور اتحادی افواج کے درمیان جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے۔

اسرائیلی جنگی طیاروں کی بمباری کے نتیجے میں 4 افراد شہید ہو گئے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ اسرائیلی فورسز نے 18 مارچ سے الشفا اسپتال کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ اسرائیلی محاصرہ کے باعث اب تک 21 مریض شہید ہو چکے ہیں۔ اسپتال کے مریضوں کو دوسری جگہ منتقل کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اسرائیل کے غزہ پر



17 اکتوبر سے جاری حملوں میں 32 ہزار 782 فلسطینی شہید اور 75 ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔ دوسری جانب ہزاروں اسرائیلی شہریوں نے نیتن یاہو کی حکومت کے خلاف مظاہرہ کیا اور ریغالیوں کی رہائی کے لیے فوری معاہدہ کرنے کا مطالبہ کیا۔

ماسکو میں کنسرٹ ہال پر حملے میں ہلاکتوں

کی تعداد 143 ہو گئی، حملہ آور گرفتار

نیٹ نیوز: غیر ملکی خبر رساں ادارے رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق روس کے دارالحکومت ماسکو میں فوجی وردی میں ملبوس 5 دہشت گردوں نے کروکس سٹی ہال میں فائرنگ کی اور دستی بموں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں 143 افراد ہلاک اور درجنوں شہری زخمی ہو گئے۔

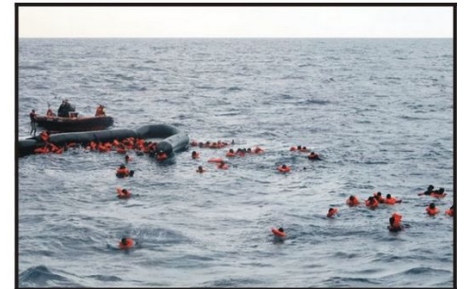


امریکی میڈیا کے مطابق 5 مسلح افراد نے کروکس سٹی ہال داخل ہوئے اور کنسرٹ شروع ہونے سے قبل جہاں پر

موزمبیق میں مسافر بردار کشتی ڈوب گئی

90 ہلاک اور 26 لاپتا

نیٹ نیوز: موزمبیق میں 130 سے زائد مسافروں کو لے جانے والی کشتی سمندر میں ڈوب گئی اور صرف 5 افراد کو ہی بچایا جاسکا۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق ہینے کی وبا سے بچنے کی کوشش میں ترک سکونت کے لیے جانے والے بدقسمت مسافروں کی کشتی صوبہ لونگا سے موزمبیق کے ایک جزیرے پر جا رہی تھی۔ کشتی میں گنجائش سے زیادہ مسافر سوار تھے۔ کشتی مسافروں کا بوجھ برداشت نہ کر سکی اور تندو تیز سمندری ہواؤں اور اونچی تلاطم خیز لہروں کے باعث الٹ گئی اور تمام مسافر ڈوب گئے۔ لائف جیکٹس اور حفاظتی اقدامات نہ ہونے کی وجہ سے 130 افراد میں صرف 5



مسافروں کو ہی زندہ نکالا جاسکا جب کہ 90 لاشیں مل چکی ہیں اور 26 لاپتا ہیں جن کے زندہ ملنے کی امیدیں دم توڑ گئیں۔ ہلاک ہونے والوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ویڈیوز میں موزمبیق کے ساحل پر جا بجا بکھری لاشیں دیکھی جاسکتی ہیں۔ حادثے کی تحقیقات کے لیے انکوائری کمیٹی تشکیل دیدی گئی۔

اسرائیل کی غزہ میں اسپتالوں پر

بمباری، 25 افراد شہید

نیٹ نیوز: اسرائیل نے غزہ میں اسپتالوں پر وحشیانہ بمباری کی جس کے نتیجے میں 25 افراد شہید ہو گئے۔ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کی جانب سے جاری بیان کے مطابق وسطی غزہ میں القصری اسپتال پر



Dream
Water Pure Life
Bottled Drinking Water

Dream Water Pure Life

ماہانہ آفر کیلئے خصوصی رعایت

0320-4614272
0324-4230804



State Life Rana Chowk A/3 Lahore.

سوشل راؤنڈ اپ



لاہور: وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز عید پر مرکز عافیت میں مقیم بے آسرا خواتین کو چوڑیاں پہناتے ہوئے، دارالفلاح میں بچی کو باربی ڈول کا تحفہ دے رہی ہیں



لاہور: چیف سیکرٹری پنجاب زاہد اختر زمان اور چیئر پرسن نیشنل کمیشن آن رائٹس آف چائلڈ سیکریٹری عائشہ رضا فاروق سول سیکرٹریٹ میں منعقدہ اجلاس میں شریک ہیں



لاہور: سول سوسائٹی تنظیموں کی جانب سے فلسطینی عوام کے حق میں مظاہرہ کیا جا رہا ہے



کوئٹہ: اساتذہ کرام تنخواہیں نہ ملنے پر بلوچستان اسمبلی کے باہر دھرنے بیٹھے ہیں



لاہور: ہوم سیکرٹری پنجاب نورالامین میٹنگل چائلڈ پریکٹیشن ویلفیئر بیورو کا دورہ کر رہے ہیں



لاہور: الحمرائے زیر اہتمام ڈرامہ عینک والا جن میں فنکار پر فارم کر رہے ہیں



لاہور: کسان بورڈ کی جانب سے اپنے مطالبات کے حق میں احتجاجی مظاہرہ کیا جا رہا ہے



لاہور: کم عمری میں شادی اور جبری مذہب تبدیلی کا فنکار لڑکی کی عدالت لایا جا رہا ہے

MONTHLY **HUMAN RIGHTS WATCH** LAHORE

24hr
FRAGRANCE



*A Woman without Perfume
is like a flower without scent*